

إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا وَأَكِيدُ كَيْدًا

# مُشكلات کا روحانی حل

تالیف

سید حسن الهاشمی (دیوبند انڈیا)



ترتیب و تشکیل

محمد عبدالرشید قاسمی لاہور

کتب خانہ شانِ اسلام راحت مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور پاکستان

فون نمبر: 7351120



(فولوسٹیکٹ مجلہ)

۱۲۔ بڑا سا از قیمت ۴۲۵۴ روپے، ڈاک خرچ بذمہ خریدار

شانِ اسلام راحت مارکیٹ چوک اُردو بازار لاہور پاکستان

فون: ۷۳۵۱۱۲۰

[illegible]







استخارے کا غلط مطلب

استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں جو کام میرے لیے بہتر ہو اسے میرے لیے کر دے۔

یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے اللہ تعالیٰ ہماری زندگی میں بہترین کام کو ہماری زندگی میں لے کر آتا ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

یہ عمل اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔



































بہن ابھی اس لڑکے سے رونا ملتی ہے۔ لیکن کوئی بھی اسے نہ کہہ سکتا ہے۔  
 اور وہ سب کی ساتھ سے زیادہ زبان چلاتی ہے۔ میں یہ  
 کہتی ہوں کہ اس کی شادی کرو لیکن ہمارے رشتے دار اور گھر والے  
 اس کے خلاف ہیں۔ وہ کہتے ہیں پہلے بڑی کی شادی ہوگی۔ میری بہن اب  
 بھی گھر بھری آنکھ کا تارہ ہے۔ کیا میری اپنی بہن کی دیر سے شادی نہیں  
 ہوگی۔ بہن مائی کر کے میرے سوال کا جواب دیں۔ اور میری پریشانی دور  
 کر دیں۔ عرصہ آپ کی احسان مند رہو گی۔

آپ کے بعد کسے گناہ ایک دن آپ کی شادی ہو جائے گی  
قیامت غیر حالات سے آپ کو بچاؤ ملے گی۔

[illegible]



رہے گی اور آہستہ آہستہ بزرگ مفاہات کا شمار چوتی رہے گی اور پتہ  
بھی نہیں چلے گا کہ اس ناگہانی موت کی اصل وجہ کیا ہے۔ ۹۔

اگر فرشتہ مل بھی تو ان ارادہ پر ہی اس آیت کو پڑھائیں گے کہ  
واقفہ کر لیا میں حقین الرحمن سبیل کا قلم کہاں کہاں بھٹکا ہے۔ اور کہاں  
کہاں اس نے آواز کی کاغذ بکڑہ کیا ہے۔

اپنے خط کے آخر میں آپ نے جو شعر لکھا ہے۔ وہ جو دواپ کو بھی دھوکہ دیتا ہے۔ اگر سب اصحابِ نبیؐ لوگ اپنے اپنے گریبانوں میں جھانک لیا کریں۔ تو پھر اس دنیا کی حالت ہی مُدھر جائے۔ دُعا کی گھنٹیں سُجھنا بہت آسان ہے لیکن حق و باطل کے درمیان فرق کرنا اور حق کو برکت و واضح کرنا بہت مشکل ہے۔

الذکر انما الحق حقا ورفقا القیامه قاریا الباطن بالجلال  
قادرنا اجتنابا۔

ایک سوال میں کتنی سوالات تھے

سوال از محمد یونس

فرشتے فوراً پہنچتے ہیں۔ اور اپنی مرضی سے روپ بدل سکتے ہیں۔

میں آنکشی کر رہی تھی۔ یہ بھی سوچ بدلتے ہیں۔

دیوے کس مٹی سے بنے ہیں۔ اور کیا یہ بھی روپ بدلنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

پڑھیں، بھوت، غیب، یہ کیا ہیں؟ اور یہ کیوں کر بننے میں آیا  
کیسے بنے ہیں۔

توکل پر کیا ہیں؟ ان کی تعریف کیا ہے۔؟

پڑی ہے کس مٹی کی بنی رہی؟ پڑی ہوئی ہے تو اس کا منہ کون  
 ہے؟ اور جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ پڑی کے دو ہاں دل  
 کرتے رہے۔ جسے پرندوں کے کیا یہ حقیقت ہے؟

غیث روح سے کیا مراد ہے؟ جہاں تک میری سمجھ میں آتا ہے۔  
روح پاک شے ہے۔ جس کو جسم لطیف بھی کہا گیا ہے۔ بعض لوگ آگے  
جسم روحانی بھی کہتے ہیں۔ تو پھر روح غیث کہے جاتی ہے۔

شیطان کس کس قسم کے ہوتے ہیں۔ شیطان کا مؤثر کیا ہے۔ ایک ٹکڑے میں کہتے ہیں کہ شیطان کی دانتیں ان میں ڈکڑا اور بائیں زبان میں فروغ ہوئی ہے۔ اور یہ اپنے آپ جلتی کرتے ہیں۔ اور وہ اس ہوئی رہتی ہیں کیا یہ حقیقت ہے۔

جو خبرات ملنے دینے پر تیار ہوں میں خبر ایک کو چھوڑ کر انسان  
اپنے دل سے خبریں مٹاتا رہتا ہوں تمام کالہ ہے لیکن سب کر سکتا ہے۔

وہی اور جو جیل، ہوٹل، میٹ، شیطان، نہیں آجک ہمیں وہی نہیں ہے  
منطق تلاش بسیار کے بعد بھی کہیں سے یہ معلوم ہو سکا کہ یہ کون ہے  
بھی انسان بد مذہب علم قبضہ کر چکا ہے۔

یہ مسئلے کی ضرورت نہیں کہ فلسفیان دنیا کا قادی بھول۔ منارت  
معلوم ہو تو تفصیل سے فلسفیان دنیا میں معلومات چھاپیں۔ یا پھر وہاں تک  
تک بحث ماحضر ہیں۔

**جواب** گناہ کرنے کی مصلاحت نہیں ہے۔ اور جنات کو گناہ سے بچانا  
 گناہ ہے۔ اور انسانوں کی تخلیق حق تعالیٰ سے ہوئی ہے۔ انہیں بھی حق تعالیٰ سے بچنا  
 سیکھنا چاہئے۔ اس کے باوجود وہ معصوم غلاموں کی طرح ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان  
 کی حفاظت خصوصی طور پر کیا جاتی ہے۔ اور وہ گناہ کی مصلاحت رکھتے  
 کے باوجود گناہ نہیں کرتے۔ جب کہ فرشتوں میں گناہ کی مصلاحت ہی نہیں  
 جنات میں بھی نیک پاد اور کافر و مشرک ہوتے ہیں۔

جنت کا ایک مردہ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر  
بھی لایا تھا۔ اسی موقع پر سورۃ جن نازل ہوئی تھی۔ سورۃ جن کی  
ابتداء آیت ایک جن کی تعریف سے آغاز ہیں۔

شیطان بھی آگے سے پیدا کیا گیا ہے۔ اور اس کی اولاد بھی آگ کی ہے۔  
 سے پیدا کی گئی ہے۔ لیکن شیطان اور جن میں فرق ہے۔ جنات میں بھی  
 لیکن اور گناہ و دلوں کی صلاحیت رکھی گئی ہے۔ البتہ مشاطین میں بھی کڑ  
 کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

شیطانِ اعظم ایسے ہے اللہ کی نافرمانی کر کے کئی کرنے کی مشق  
 ہی کو سب کر دیتا ہے۔ اب وہ بھی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا اس  
 طرح وہ انمول مخلوقات میں تیسرا قسم ہو گئیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں مخلوق  
 کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ دوسرے ہیں۔ ایک وہ مخلوق جس میں  
 کرنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ وہ شیاطین ہیں۔

ایک وہ جس میں لنگی اور گناہ دونوں کی صلاحیت ہے۔ انسان اور چٹان، مرد ان میں سے اعلیٰ حاققت (مقام) کی جماعت ہے جو گناہ کی صلاحیت کے باوجود گناہ نہیں کرتی۔ اس لئے ان کا سرخ فرنگوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

علامہ فرشتے مختلف روپ اختیار کر سکتے ہیں۔ حضرت جبریل  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مختلف روپ میں آیا کرتے تھے۔  
 فرشتوں کی طرح جنات بھی اپنا پسیر بدل لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے  
 انہیں بھی جسم بدلنے کی صلاحیت عطا کی ہے۔

مذہب کی بنیادوں پر مشتمل ہے۔ جو دنیاوی نظام میں اللہ کے

عظیم پر فائز بادشاہ کے بندوں کی مدد کرتے رہا اور انھیں عظیم و مل کے دربار  
استاندار کے تاج بھی پہناتے رہا لیکن جراثیم اور مصلحتیں کو ناپ کرنا  
شرعاً ناجائز ہے البتہ فائز بادشاہ طور پر اس سے عظیم و مل کے دربار و عہدہ  
کی درخواست کرتے ہیں کوئی خطا نقد نہیں ہے کیوں کہ یہ خواہش  
الہیہ و خلق پر مبنی اور اپنی اپنی جدا اور ذاتی کار میں اللہ کے  
بندوں کی مدد کرتے ہیں۔ مثلاً حضرت یحییٰ علیہ السلام مدنی قراہ  
کرتے سے اسد ہوا۔

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے تمام جنات کو ایک آگ سے پیدا کیا ہے اور انہیں  
انسانوں کو ایک کھانسی سے پیدا کیا ہے ایسا بھی نہیں جیسا کہ اکثر  
انسانوں کو کالی مٹی سے اور گورے لوگوں کو سفید مٹی سے پیدا کیا ہوا  
نے کہہ کر ہنسنے لگی مٹی سے تیار کیا تھا بعد میں مختلف رنگ خدا  
تعالیٰ کی کیا چیز ہو سکتی تھی کہ قدرت کا کمر مشرب ہے کہ ایک ہی لہر  
کی اولاد میں لاکھوں اور کروڑوں قسم کے ناک نقضے اور رنگ دار  
ہوتے اور پیاہٹ تک پیدا ہوتے رہیں گے۔

انسان کے فضیلت میں، گوکمرانی، مانگن، پھراسن، جھڑوی اور  
انگ مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ غوث کے بار کے مختلف درجات کیلئے  
نام ہیں۔ مادہ انسان ہونے کے باوجود گوکمرانی بھی ہے یعنی ہے تو  
جسٹری بھی ہو سکتی ہے۔ اور ان کی جاتی ہوتی ہے۔

اور بد قرآن میں چلتی ہیں۔ وہ چڑیل کہلاتی ہیں۔ یا صیغہ بد چوں کو  
کہا جاتا ہے۔ اور بد جنات میں شاہی گھراؤں کی عورتوں کو تیرک  
کہا جاتا ہے۔ کیوں کہ یہ سیاہی غامدیاں سے متعلق رکھتی ہیں اور  
غیور صوفیوں سے بھی ہوتی ہے۔

نہری کے عقلی معنی خوبصورت کے ہیں۔ غرض ہرگز اس کی یہ  
لہذا چھ گھنٹہ کی تحفہ کے الفاظ عام طور پر استعمال کیے جاتے  
جہاں تک اس کے کہ بات ہے تو حقائق کو اکثر تھے اس کے کی منہ  
ہے۔ حضرت سیدنا علیہ السلام کی لہذا تفسیر پر ایک مرتبہ نے بلکہ  
یہ تفسیر کا عنوان ہے اگر مکرر یا خاصہ وہ اس کی لایا تھا۔ نہ

ہمدردی اور حسرت نہیں ہے۔ بلکہ تجویز سے مراد وہ صورتیں اور طریقے ہیں جن سے  
میں ہمدردی رکھتا ہوں، یہی کہنا چاہتا ہوں کہ تجویز کے جو دو تہ تصور ہوں ہیں  
بنائے جاتے ہیں۔ وہ بھی تجویز کا ہی جز ہیں۔ اور یہ جو اٹھ گیت ہیں  
میں جو اٹھ گیت کے علاوہ گیت نہیں ہے۔ وہ علاوہ گیت تجویز کی علامت نہیں ہے  
ان کے بارے میں تجویز کا کام نہیں کرتے ہیں۔ لیکن تصور ہوں میں تجویز کے  
تہ کا استعمال کرتے ہیں۔ جو صرف تصور رانی چیز ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں روح لطیفہ نیز کا نام ہے جس کی مدد سے  
 کاباک اور طبیعت ہونا امارت ہے۔ انسان جب گناہ کرتا ہے تو  
 روح کی لطیفہ غم ہو جاتی ہے اور روح میں غایت پہلے سزا  
 جانا امارت سے ثابت ہے کہ جب گناہ کرتا ہے

۲۰  
کی روح قبض کی جاتی ہے۔ نور شتون کو بعض سول پروردگار  
عزیز تک لوگوں کی روح جب بھی ہے نور شتون کو خوشی خوشی  
ہے نہایت شوق و میل سے اور اس کو پریشان بھی کرتی ہے  
چنانچہ ملائی چھوٹی بھی ہیں۔ اور اس کو پریشان بھی کرتی ہے

وہ اور میں اور بھوت اور اسباب الہیہ کا حق کے لئے  
 رہی جس طرح انسان آدمی اس آدمی سے نوح ایک ہی مخلوق کے آگے  
 نام میں اسی طرح جنات کو بھوت اور دیو بھی کہا جاتا ہے۔  
 دیو کا لفظ ترجمہ ہے طافندہ یعنی وہ جس طرح طافندہ اور بھوت  
 اور دیو بھی کہتے ہیں اور اس سے دیوی اور دیوتا جلتے ہیں۔

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ دیوی اور دیوتائے عطاقت و  
 بڑی سادہ اعلیٰ طاقت کے بہت کچھ کر سکتے ہیں، ہر حال دیوی کر سکتے  
 مخلوق کو اور اسے عبادت کے طور پر، لفظ برہما کے لئے بولتا ہے  
 حقیقت کی کوہی میں غول بھی کہتے ہیں۔

شیطان کے ہمارے میں مختلف روایات آئی ہیں جو دروازے  
نقل کی ہے۔ یہ بھی انٹرویو میں ملتی ہے۔ اور احوال پرست سے  
ہے کہ انیس کی بائیس واہن سے اللہ نے اس کی بیوی پیدا کی  
انیس کی نسل ملی۔ روا شہ مسلم

آپ کو شیطان سے خلق اس سر میں انساوار داخل ہونے کا  
 آج میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ حق تعالیٰ نے انسان کو

فوت علیہ السلام کیا ہے۔ اور اس کی وجہ کیا ہے اور اس کی وجہ کیا ہے۔  
 سہارا لکھا اور علم و عقل کثرت کے تحت خیر حال بنا کر دنیا کا کار  
 بھی کر سکتا ہے۔ اور اسے ظالم بھی بنا سکتا ہے۔ شرط ہے

10



لکھنؤ عاقبت فوت ہوا۔ ان کے ایک بھائی کے ساتھ چلے گئے۔  
 اور دوسری ملکات اپنے سر پر لائے۔ اور اپنے گھر چلے گئے۔  
 ان کے ساتھ ان کے بھائی اور ان کے بھائی کے ساتھ چلے گئے۔  
 ان کے ساتھ ان کے بھائی اور ان کے بھائی کے ساتھ چلے گئے۔  
 ان کے ساتھ ان کے بھائی اور ان کے بھائی کے ساتھ چلے گئے۔

آج بھی اگر کوئی انسان اپنی طبیعت میں اصلاح کو پیدا کرے اور اپنی  
 طبیعت میں اصلاح کو پیدا کرے اور اپنی طبیعت میں اصلاح کو پیدا کرے۔  
 اور سب انسان کی غلامی اور جاگری کرنے میں لگے رہیں۔

### علم نجوم کی جانکاری

سوال از مرزا احمد

میں آپ کے رسائل فلسفاتی دینا، ساقاری ہوں، مگر کوشش  
 یہ کی جاتی ہے کہ ہر گاہ اس کا مطالعہ کروں۔ فلسفاتی دنیا واقعی شہسپنا  
 قیمتی خزانہ ہے۔ اس سے ہر خاص و عام مستفید ہو سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی  
 میری ناقص عقل کچھ باتیں سمجھنے سے قاصر رہی۔ جیسے کہ ساقی مفاہیر  
 "زحل کی ساقی شمس کی ساقی" بہت غریب فکر کی ساقی، "برج عقرب" کا پانچواں درجہ طلوع

چلنے کے نام اچھی عام زبان میں کیا اصطلاح ہے۔ غلامہ غریب کریں۔  
 کیوں کہ مندرجہ بالا الفاظوں کا مفہوم سمجھنے میں مشکل ہو رہی ہے۔  
 برائے ہرسانی ستاروں کے موضوع پر مفصل روشنی ڈالیں۔

آپ دیکھتے ہوں گے۔ ہماری دنیا میں ہر سال تین موسم ظہور و زوال  
 ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی اور برسات۔ اور تینوں موسم نظام شمسی  
 اور نظام آب و ہوا میں ہی کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔ سورج ایک ستارہ  
 ہے۔ اس کے چاروں طرف گھومتے ہیں۔ سورج جب زمین کے قریب ہوتا ہے تو گرمی  
 ہوتی ہے۔ جب دور ہوتا ہے تو سردی ہوتی ہے۔

سورج جب زمین کے قریب ہوتا ہے تو گرمی ہوتی ہے۔ سورج جب زمین کے قریب ہوتا ہے تو گرمی  
 ہوتی ہے۔ جب دور ہوتا ہے تو سردی ہوتی ہے۔ سورج جب زمین کے قریب ہوتا ہے تو گرمی  
 ہوتی ہے۔ جب دور ہوتا ہے تو سردی ہوتی ہے۔ سورج جب زمین کے قریب ہوتا ہے تو گرمی  
 ہوتی ہے۔ جب دور ہوتا ہے تو سردی ہوتی ہے۔

جس طرح ہر سال موسم بدلتا ہے۔ اسی طرح ہر سال دنیا کی فضا

کامیاب ہو کر رہتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ماہرین نے حد سے زیادہ محنت کرنا شروع کر دی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

مشہور مقامات بنائے گئے ہیں۔ اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔ اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔  
 اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔ اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔ اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔  
 اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔ اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔ اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔  
 اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔ اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔ اور ۱۲ برج بنائے گئے ہیں۔

عملی طور، جو ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے سوال کا جواب دیتے وقت میں  
 ہمارے میں کچھ تصدیقات آپ کے گوش گزار کروں۔ تاکہ فلسفاتی دنیا کے  
 دوسرے قارئین کو بھی اس بارے میں معلومات حاصل ہو جائیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ شمس کی تمام ستاروں کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

سورج سے لڑکی کو طبعی شمس بھی کہتے ہیں۔ اور سورج سے لڑکی  
 کو اور شمس بھی کہتے ہیں۔ اور سورج سے لڑکی کو طبعی شمس بھی کہتے ہیں۔  
 اور سورج سے لڑکی کو طبعی شمس بھی کہتے ہیں۔ اور سورج سے لڑکی کو طبعی شمس بھی کہتے ہیں۔  
 اور سورج سے لڑکی کو طبعی شمس بھی کہتے ہیں۔ اور سورج سے لڑکی کو طبعی شمس بھی کہتے ہیں۔

ستاروں کے بارے میں یہ تصدیقات بھی ہیں کہ شمس کی تمام ستاروں کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

مطابق اس ستارے کا طلوع اور غروب سورج ہی کے برابر ہوتا ہے۔  
 یہ ستارہ زمین سے دور کروڑوں سالوں کے فاصلے پر ہے۔  
 اس کی لمبائی چوڑائی ۱۰۰ میل ہے۔ یہ ستارہ ۱۲۳ دن میں ایک گھمٹ کا سفر  
 طے کرتا ہے۔ اس کا ایک چکر ۲۰۰ دن میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔  
 یہ ستارہ زمین سے دور کروڑوں سالوں کے فاصلے پر ہے۔ اس کی

لمبائی چوڑائی سات ہزار سو میل ہے۔  
 یہ ستارہ ۱۲۳ دن میں ایک گھمٹ کا سفر طے کرتا ہے۔ اور ہر گھمٹ ایک  
 سال میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

ترجما یہ ستارہ ہماری زمین سے بہت جھوٹا ہے۔ یہ سورج سے  
 ۱۲ کروڑ سالوں کے فاصلے پر ہے۔ اس کی لمبائی چوڑائی ۱۲۳ میل ہے۔  
 یہ ستارہ زمین سے دور کروڑوں سالوں کے فاصلے پر ہے۔ اس کی  
 لمبائی چوڑائی ۱۲۳ میل ہے۔ یہ ستارہ ۱۲۳ دن میں ایک گھمٹ کا سفر  
 طے کرتا ہے۔ اس کا ایک چکر ۲۰۰ دن میں ۱۲ برجوں کا سفر مکمل کرتا ہے۔

مشہور یہ ستارہ زمین سے ۱۲۵۰ گنا بڑا ہے۔ اس کی لمبائی  
 چوڑائی ۱۲۳ میل ہے۔ یہ ستارہ زمین سے دور کروڑوں سالوں کے فاصلے پر ہے۔  
 اس کی لمبائی چوڑائی ۱۲۳ میل ہے۔ یہ ستارہ زمین سے دور کروڑوں سالوں کے فاصلے پر ہے۔  
 اس کی لمبائی چوڑائی ۱۲۳ میل ہے۔ یہ ستارہ زمین سے دور کروڑوں سالوں کے فاصلے پر ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔

ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔  
 ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کے ساتھ رہتی ہے۔















حوالہ اقرہ فی الفتا

کائنات کے درود کے لئے

جس کے کان میں درد ہو۔ اس کے کان پر شیشہ کا مفلاتی نام۔  
 "یا سحیح" آپس میں تہہ نہ کر دم کریں۔ الشیشہ درد و شیشہ

کے یوں کہ ہائے

[illegible]

ابن کعب بن لایان کیا کریں تو ایک مجلس پانی و ماسخ میں بیٹھیں  
راستی سے نہانے کے لئے پانی و ماسخ پڑھیں۔

اسلام سے بچنے کے لئے

یہ دیکھ کر کہ میری روزانہ اسقام ہوتا ہے۔ دشمنوں کے بھی سہولت  
فرمانے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اسقام سے بچنے کیلئے کوئی دعا یا عمل۔

وہی سارا ہی کاغذ اس میں یہ میرا ہی اکثر ہوا کرتا ہے۔

دور کی کمی کو دور کرنے کے لئے

سوال نمبر ۱۰۱ تا ۱۰۵

میری بہن کے دل میں بہت ہی کے ساتھ جو ہے اس کا بڑا بھائی  
ہو گیا اگرچہ شیشی کا درد اس کو پاتا ہے لیکن اگر اس کا بھائی  
نہ ہو تو کتنا اچھا ہو اس کے اصرار پر اب کو خدا کو دے دیں جو سب  
کا جواب دے گا کہ خدا دے دے گا۔ تاکہ وہ سب کی سب

وہاں سے گھبراہٹ ہو کر لوگوں نے اسے گھبراہٹ سے دیکھا۔  
 وہاں سے گھبراہٹ ہو کر لوگوں نے اسے گھبراہٹ سے دیکھا۔  
 وہاں سے گھبراہٹ ہو کر لوگوں نے اسے گھبراہٹ سے دیکھا۔  
 وہاں سے گھبراہٹ ہو کر لوگوں نے اسے گھبراہٹ سے دیکھا۔  
 وہاں سے گھبراہٹ ہو کر لوگوں نے اسے گھبراہٹ سے دیکھا۔

آپ کے لئے اور تمام نیک نیت لوگوں کے لئے ہے۔ اس کی ایک کاپی تمام ہے۔ اس  
کے علاوہ اس کا ایک اور کاپی اس کے لئے ہے۔  
اس کی ایک کاپی اس کے لئے ہے۔ اس کی ایک کاپی اس کے لئے ہے۔

سوال از: عظیم الشان

ہمارے ایک دوست پرانے جندو میں ایک روکڑی سے ایک کھوکھلی  
پوچھا ہے۔ ملائی جانے لگی ہے۔ میں نے کہا کہ یہ تو آپ کو ملے گا  
ملائے گا۔ میں نے کہا کہ اس کو خود ہی ملے گا۔ آپ کے منہ سے قلعی

**جواب** اگرچہ کہ آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ خطہ کے خزانہ دار سے لیا جائے۔  
عام فائدہ سے لیتے اس کو طہائی دنیا کے اس رفائی فنانس

[illegible]

$1^2 = 1$	$2^2 = 4$	$3^2 = 9$	$4^2 = 16$
$1^3 = 1$	$2^3 = 8$	$3^3 = 27$	$4^3 = 64$
$1^4 = 1$	$2^4 = 16$	$3^4 = 81$	$4^4 = 256$
$1^5 = 1$	$2^5 = 32$	$3^5 = 243$	$4^5 = 1024$

وہی اللہ کے چھوٹے بھائی کا نام

سالانہ  
 تمام کے لئے تقریباً ۱۰۰ روپے  
 سرکاری یا نجی طور پر  
 اور تمام کے لئے ۱۰۰ روپے

یہودیوں کے لئے جو کہ یہودیوں کے لئے ہے  
یہودیوں کے لئے جو کہ یہودیوں کے لئے ہے  
یہودیوں کے لئے جو کہ یہودیوں کے لئے ہے  
یہودیوں کے لئے جو کہ یہودیوں کے لئے ہے

[illegible][illegible][illegible]

فصل اول در بیان کلیات و احوال  
آب و هوا و زمین و گیاه و جانداران  
و احوال و احوال و احوال و احوال  
و احوال و احوال و احوال و احوال  
و احوال و احوال و احوال و احوال

۱۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۲۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۳۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۴۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۵۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۶۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۷۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۸۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۹۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا  
 ۱۰۔ میں نے اپنے والدین سے کہا کہ تم میری جگہ پر  
میرا کام کرنا

فہرست کے حصے سے حد تک کی بجائے

میرزا محمد علی  
محمد علی میرزا  
محمد علی میرزا



بہت لوگوں کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اور میں بھی اس رسالہ سے فائدہ  
اٹھا رہا ہوں۔ اور میں اس رسالہ کا مستقل ممبر بننا چاہتا ہوں۔

میں بھی اپنی پریشانی آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ امید  
ہے کہ آپ مجھے نا امید نہیں کریں گے۔ اس کا جواب دیں گے اور غلط  
نہیں کریں گے۔

میری پریشانی یہ ہے کہ قریب دس سال سے مجھے میرے پیٹ میں بڑی  
درد ہو جاتا ہے۔ یہ درد کبھی دو ماہ میں ہو جاتا ہے۔ کبھی چھ ماہ میں ایک  
بار پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور کافی تکلیف پہنچتا ہے۔ درد چار  
دن تک پریشان رہتا ہوں۔ کبھی ایک ہفتے تک درد سے پریشان رہتا  
ہوں۔ ڈاکٹر دوا دیتا ہے۔ تو دو تین دن کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے۔  
ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ کوئی مرض نہیں ہے۔ آج تک بھی حال ہے۔

برابر مزید دو ماہ میں درد ہو جاتا ہے۔ اور پورے پیٹ میں درد ہوتا  
ہے۔ کھانا پینا اور چلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مجھے بتائیں یہ  
کیا مرض ہے۔ جسمانی مرض ہے۔ یا کسی اثرات، نظر بند یا جاو کر یا گیا  
ہے۔ اور بہر حال کر کے اس کا حل بھی دیجئے۔

میرا نام محمد محبوب عالم، والدہ کا نام، غوث پابندی، تاریخ پیدائش

اس کا جواب ہر رات کر کے جلدی سے بھیجئے۔ اگر جواب خط کے ذریعہ  
نہیں بھیج سکتے ہیں۔ تو رسالے کے ذریعہ بھیج دیں جس رسالے میں  
میں جواب شائع کریں گے۔ وہ رسالہ مجھے پارسل کے ذریعہ بھیج دیں۔  
آپ بتائیں کہ کتنا روپے کا رجسٹری ڈاک بھیجا ہوگا۔

آپ میری اثرات میں مبتلا ہیں۔ اور اثرات میری کی وجہ سے  
**جواب** آپ کو مرض شکم کا قارض ہو گیا ہے۔ جو کھانوں اور پینوں کی  
پکڑ میں نہیں آسکے گا۔ آپ جب بھی کسی ڈاکٹر یا عیال سے رجوع کریں گے  
تو انہیں کوئی بھی بیماری محسوس نہیں ہوگی۔ جو اس مرض کوئی بھی اثرات  
کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ڈاکٹر کی آلات کی گرفت سے باہر ہو جاتے  
ہیں۔ ان کے دھبے کے لئے کسی عامل یا کسی دوا سے رجوع کریں تو بہتر ہے۔  
اگر آپ کوئی ایسا حال کسی عامل سے رجوع کرنا ممکن نہ ہو تو پھر آپ  
یہ کریں کہ روزانہ صبح کو چائے شاد کو کھانے پینے سے پہلے سات مرتبہ سورۃ  
فاطر پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ اور دات کو کھانے  
سے پہلے قرآن مجید کی آخری دو سویتیں سات سات مرتبہ پڑھ کر ایک  
گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ لگاتار چالیس روز تک یہ عمل کریں۔  
اشارت آپ درد شکم کی اس بیماری سے جو اثرات میری سے پیدا ہوتے  
ہے بھات پائیں گے۔ اس چھوٹے سے عمل کو عملی بخیر کریں۔ یہ ان اثرات

سے بہت زیادہ فائدہ ہے۔ میں آپ کو اردو روپے ہزار کر کے بھیج رہا ہوں۔  
۷۱ م ہے۔ اور اللہ کا کلام اللہ کے بندوں کے لئے بہر اعتبار مفید اور  
نفع بخش ہوتا ہے۔ اس کی ہر حرکت جسم بھی صحت مند ہو جاتی ہے۔ اور وہ جس کی  
زبان و بقیں کے ساتھ اس پر عمل کریں گے۔ تو اشارت اللہ کی مثال  
یا اس کے واسطے کی ضرورت ہوتی ہے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ حق جل جلالہ اپنے کلام کی ہر حرکت آپ کو بخیر  
مال و مال و خیر نصیب فرمائے۔ آمین۔

یہ رسالہ تو آپ کو بھیجا دیا جائے گا۔ اگر آپ فریاد کرتے ہیں تو ان  
ایک پڑھو دے گا۔ رافق دقا کریں۔ اشارت اللہ سال ایک سال پہلے  
جاری کر دیا جائے گا۔

رشتے نہیں آتے

سوال از: دہم دیتہ دارو  
حضرت والا کا نام اور تعریف بہت سن رہی ہوں۔ اشارت اللہ سے کرم  
ترقی ملتا فرمائے۔

دیگر مرض یہ ہے۔ میرا نام نور جہاں ہے۔ میں بہت ہی پریشان ہوں۔  
اتنی پریشان کہ آپ مجھ سے کہیں۔ میں خط و خطو بہت

ہی کم لکھتی ہوں۔ میں نے قرآن پاک کی بہت ساری سویتیں پڑھیں۔  
رشتے نہیں آتے۔ ایک جگہ سے میرا رشتہ آیا تھا۔ آخری نے منع کر دیا کہ  
لڑکے کا کام وغیرہ اچھا نہیں تھا۔ میری عزت والا بولا کہ تو کھانا تو دے  
ہیں کہ نہ دے۔ باندھ رکھا ہے کہ رشتے نہیں آتے۔ اور میری آنکھیں بند  
بھی کر لیتی ہیں۔ لیکن دوبارہ آپ کی بہت بہت ہر رات کرے۔

میرا جواب جلد از جلد دے گا۔ کوئی نہیں آنا۔ کیا لکھوں۔ میرا مسئلہ  
حل ہو جائے۔ اشارت آپ کا بھلا کرے۔ غرض پڑھتی ہوں پابندی سے  
پانچوں وقت کی سب کیا کروں۔ آپ مجھے ایسے دے کریں۔ جیسی امید  
لے کر آئی ہوں۔ امید کی کہ میں ختم ہو چکی ہوں۔  
امید ہے کہ جواب سے ضرور فائدہ ملے گا۔

آپ کو سورۃ کو بعد نماز عصر سورۃ یوسف اور ہر جمعہ کو بعد نماز عصر  
**جواب** سورۃ احزاب پڑھیں۔ اور میں قرآن میں دیکھ کر آپ ان سورۃوں  
کی تلاوت کریں۔ اس کے لئے سرخ رنگ کا ایک جزدان سولہوی قرآن  
ایک جزدان میں رکھیں۔ اور اس پر خوشبو لگا لیں۔ دونوں سورۃوں کے  
آگے بھیجے گی ان کے ساتھ درود شریف پڑھیں۔ تلاوت کے بعد اپنے  
اثر سے اپنا رشتہ ملے پھلے گا دعا کریں۔ کوئی نقص نہ کریں۔ اشارت  
مانگے ہیں کوئی شرم اور شک نہیں ہوتی چاہئے۔ وہ ہمارا خالق بھی ہے

ایک بھی ہے۔ نام بھی اور وی تم کہتے رہے۔  
اگر آپ نے مکان و زمین کے ساتھ اس میں کوئی نام نہ لکھا ہوگا کہ کریں  
تو اشارت آپ کو کھانا ملے گا۔ اور آپ کا رشتہ ملے گا۔ جس  
زمانہ میں خود میں شمار نہیں ہوں۔ اس زمانہ میں دفتر رکھیں۔

یہ پتہ دے کیا ہے؟

سوال از: مقصود خاں  
لفظ بدو معنی تشریح فرمائی کہ اس کی حقیقت کیا ہے۔ اگر اسے اچھی  
سے تو غور کریں۔ درد عملیات میں یا بدو معنی کامل کیا معنی رکھتا  
ہے۔ عقائد کے لحاظ سے کوئی غای تو نہیں آتی ہے۔ کیوں کہ بہت سی  
جگہ اس کا مل اور وظیفہ لکھا ہوا ہے۔ مگر اس کے بارے میں کبھی سوال  
نے کوئی تشریح نہیں کی۔ پھر کاش الہی کے۔  
امید ہے کہ جواب سے مطلع فرمائیں گے۔

روحانی عملیات میں بدو معنی کا اسم فاعلی اور مفعول رکھتا ہے۔  
**جواب** اور اس کے وظیفے سے بھی عاملین استفادہ کرتے ہیں۔ اور  
اس کے مختلف حقوق بھی اپنے اثرات کے اعتبار سے اپنا ایک مقام رکھتے  
ہیں۔ اور باذن اللہ فرشتہ اشرار ہوتے ہیں۔ اس کی تشریح  
عاملین کا مسلمین نے مختلف انداز سے کی ہے۔ کتب بدو معنی کیا ہے اور  
اس کے کیا معنی ہیں؟

بعض حضرات کی طرف سے یہ لفظ بدو معنی روحانی زبان کا لفظ ہے۔ اور  
اس کے معنی ہمیشہ رہنے والے کے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہمیشہ رہنے والی  
ذات صرف خداوند تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کا کبھی کے ساتھ بدو معنی کے  
درد کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے خالق مالک کی کا ذکر کر رہے ہیں۔ کسی  
غیر اللہ کا نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو مختلف زبانوں اور مختلف ممالک میں مختلف الفاظ  
کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ مثلاً انگریزی زبان میں خدا کو گود کہتے ہیں۔  
اور ہندی میں اللہ کہتے ہیں۔ سب اگر کوئی بھی شخص ان الفاظ میں اللہ  
کی یاد کرے تو اس کو بدو معنی یا مشرک نہیں کہہ سکتے۔ ہر شخص کو اپنی  
زبان میں اپنے مالک کے ذکر کرنے کے عام اجازت ہے۔ اور اس کو جس  
نام سے پکارا جائے گا وہ اپنے بندے کی پکار سننے کا ضرور ہی نہیں کہ  
آپ اس کو ہر زبان ہی میں پکاریں۔ یہ الگ بات ہے کہ عربی زبان  
اللہ کہلاتا ہے۔ اور یہی مذہب اسلام کی سرکاری زبان ہے۔ لیکن  
کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ دوسری زبانیں حرام ہو جائیں۔ اور  
ان تمام بات حقیقت کرنا حلال حرام ہو گیا۔ اگر کوئی عالم اپنے مملکت کے

لوگوں کو بتائے کہ مجھے فارسی زبان میں بات کرنا اچھا لگتا ہے۔ اس  
کے بعد کوئی اس عالم سے جو کہ ہندی زبان میں اپنی فریاد پیش کرے  
تو گرامر مامل اور نصف مزاج ہوگا۔ تو وہ اس کی فریاد صرف اس  
بنا پر نہیں لکھ سکتا کہ وہ فارسی میں بات نہیں کر رہا ہے۔

اثر سے بڑا عادل اور انصاف پسند کون ہوگا۔ تمام زبانیں  
اس کی پیدا کردہ ہیں۔ اور وہ ہر زبان کہتا ہے۔ اس لئے صرف زبان  
کے بدل جانے سے کوئی فرق نہیں پڑ جاتا۔ شرط یہ ہے کہ انسان کی صحت و  
فکر بدل جائے۔ اور صحت و فکر ہی میں کوئی غای پیدا ہو جائے۔  
اگر آپ کی صحت و فکر چاند کی چاندنی کی طرح پاک صاف ہو۔ اگر آپ کے  
دل میں یہ حقیقت جاگزیں ہو کہ اس دنیا میں سب کے لئے صرف اور صرف  
حق تعالیٰ ہیں۔ وہی پیدا کرتے ہیں۔ وہی روزی دستان ہیں۔ اور وہی  
سب کو محبت میں تو پھر کسی ذرا سی بات پر آپ بددعا دے اور مشرک نہیں  
ہو سکتے۔ اور اگر صحت و فکر پر بددعا دے تو کوئی کا رنگ لگ جائے۔  
اور انسان غیر اللہ کے سامنے اپنا سراسر بیگ ختم کر دے کہ کریم الہی  
نہا ہے۔ اور باذن اللہ اس کے لئے بھی مصلحت ہے۔ اور اس سے تو پھر  
انسان کی عبادتیں اور دنیا میں بھی مشکل ہو جاتی ہیں۔ اصل چیز  
یہ صحت و فکر اور اسی وجہ سے اعمال کا دار و مدار حقائق و حقائق  
پر نہیں ہے۔ بلکہ حق پر ہے۔ اگر بیت صحت و فکر ہو اور حقیقت  
میں ہرگز تو پھر انسان اللہ کی غلطی پر نہیں گمراہا جاتا۔

آپ نے سنا ہوگا کہ کبھی کبھی کہتا تھا۔  
وقت گزر کر نظر پڑے تو ہوتی ہے  
پھر کبھی قوم کی حکومت یہ رہاں آئے

آج مسلمانوں کی صحت و فکر کا حال یہ ہے کہ ایک طرف تو اللہ  
کے کلام سے استفادہ ہی کو شکر بتا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف تو اللہ  
بھیجے ہوئے اٹھتے ہوئے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی زبان کا  
عالم ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ زیادہ بھروسہ ہے۔ اور پھر  
یہ ایسے غیر اللہ کے خداؤں پر پڑ گئے ہیں جو کبھی نہ تھے۔

حقیقت اس کا اگر مانتا ہے تو خدا کا وہ خالق ہی ہے۔ ہاں اللہ  
اثر دہن کے بعد سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ میرے بندے کی  
صحت و فکر کیا ہے۔ اور میری دولتیں اور قدرتیں کتنا بھروسہ کرتا  
ہے۔ ۱۔ اللہ تعالیٰ کے کہہ دینے سے جس کا کوئی  
نے دونوں حقیقت کو مان کر دیا ہے۔ اب اللہ کے ہرے تو کی گئی  
ہیں۔ لیکن اللہ کی نظر میں ان کی۔ ۲۔ مسلمانوں کی مثال  
یہ بات ہے کہ جس شخص اگر اللہ کی طرف سے کھانا پکھانے











انگوٹھے کے پاس سرخ رنگ کی مہینٹ رکھا ہوں۔ اس نے حق میرا  
 ہے کہ میں اس انگوٹھی کی پہنوں۔ انگوٹھے کی روبرو والی انگلی نے کہا  
 مجھے پالٹ کی انگلی ہونے کے بعد سے بڑی عاصف بن رہا ہے اس نے

ہر ماہ سے نو روپے ایک کایہ کھانا نکلتا ہے مہیلا  
 دوا سوچتے اگر کسی انسان کے دل سے اس بات پیدا ہو کہ میری  
 بیوا کا ہے قصور میری سمجھت کا نتیجہ ہے اس کے صدمے کا

وہابی شیعہ کا بیان ہے کہ یہاں کہہ رہی اور بھی مدائمت

یہ کوہ صفا پر تھکا ہوا تھا کہ کتنی ہے تھکی ہوئی اور صفا کے تھکے  
ہاں اگر اس کا کوہ صفا پر تھکا ہوا تھا کہ کتنی ہے تھکی ہوئی اور صفا کے تھکے  
طریقہ سے سمجھاؤں کہ یہ تعلیم کس طرح ہے کہ یہ وہی ہے کہ اس کا  
اس کا طریقہ کی روشنی میں اس کا کتا کتا کر کے اس کا کتا کتا کر کے







میں کھولنے کا نام توحید اور ایمان نہیں ہے۔

آپ اپنے اس خفیہ کو کھولنے کہیں کہ اس دنیا میں جو بھی نظام چل رہا ہے وہ باطل الشریعہ ہے اور انسانی خیرات کا تعلق اس سے نہیں رہا۔ یہی وہ بات ہے جس کے بارے میں سو فیصد یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جتنے عقائد کو خراب کرنے والی ہیں۔ البتہ کسی بھی علم اور آلے کے ذریعہ اگر کچھ سلوکات ہوں تو ان کے شکن ہونے میں اور ممکن سمجھنے میں قطعاً کوئی خرابی نہیں ہے۔ اسی طرح حروف کے اثرات بھی ہوتے ہیں۔

اسی طرح حروف سے شروع ہونے والے نام انہی سبب بنتے ہیں اور جسے نام ان شروع ہوتے ہیں ان کو فخر زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ باتیں خیراتی نہیں ہیں بلکہ ان پر سو فیصد بھروسہ کر لیں۔ البتہ اگر ان میں انسانی بات سمجھیں تو اس میں کیا مصلحت ہے؟ اور اس میں کیا غلطی ہے؟

جب خیرات سے پہلے حروف کی الگ الگ تاثیریں ہوں۔ تو یہ بھی اپنے کو کرم کے اعتبار سے ان تاثیروں میں اُتار کر جاننا چاہیے۔ اور اسی لئے اپنے نام کے حروف دیکھ کر مختلف اوقات میں احتیاط کرنا چاہیے۔ لگاتار کسی کو شیش کرتا ہے کہ اس کی کیا گزرتی ہے۔ حروف اور ہر حرف کی سناری کی روشنی میں وہ جس بھی چیز پر پہنچے گا وہ صرف انسانی بات ہوگی۔ وہ علم کی نہیں ہے کہ اس پر سو فیصد یقین کر لیا جائے۔ اور کوئی انسانی بات حرام نہیں ہوتی۔

اگر آپ کا نام محمد علی ہے تو اس میں صرف یہ ہے کہ یہ آپ کے نام کا جو ہے۔

آپ نے اپنا خلیع کرنے سے پہلے لکھا ہے کہ میں جو جواب دی تو وہ دُرّان کے حوالے سے دی۔ اور یہ بھی شریعت کی کہ حدیث ان کی بات میں ہے۔ تو میرے جہان میں آپ نے امتزاجی اُٹھانے وقت کسی کتاب اور سچے کا جواب نہیں دیا ہے۔ تو میں کہوں اس وقت میں جہان کو جاننا چاہیے۔ میں جب آپ جہانوں کے ساتھ امتزاجی کریں گے تو انسانی شریعت میں جہانوں کے ساتھ ہی ان کا رد کریں گے۔ خواہ خواہ کی دروس سے کیا فائدہ۔

**آیت کی تحقیق**

سوال اس شخص نے عرض کیا۔

میں نے کہا کہ آپ کا بیان اسلامی دین کا جو اصول ہوا۔ لیکن اس کی تفسیر کو کون کون سے عقائد دیکھ سکتا ہے؟ کہنا مشکل ہے آج کا مسلمان جو کہ باطن اور ظہر مسلمان اور بدعتوں میں مبتلا ہو گیا ہے۔ اس کو کافر قرار دینا چاہیے۔ لیکن کیا باطن اور بدعتوں میں کفر ہے؟ کفر تو خیر مت

ہے ان کی کم ہے اور عقائد میں ہیں۔ وہ خود بڑھتے ہیں۔ لیکن عام لوگوں کو اس کے بارے میں نہیں بتاتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہر ایک مسجد کا نام تک کو بڑھتے ہوئے ہیں۔ یہی نہیں کہ ہر ایک مسجد کا نام اپنی ہی شریعت کے لئے ہے تو درحقیقت ہر شریعت اس شہاد میں ہی بطلت ہو جاتی ہے۔ اگر آپ نے قرآن پڑھا ہے تو اس کے لے لیا تھا اور اس کو کسی کے تھانے یا ہاتھ کے اجازت سے تقسیم کیا آخری دن میں اور اشر سے پیش بھی دیا کرتا ہوں کہ مسلمان مسلمان دیکھ کر شہدار بنے اور اپنے کو شریعت اور جھوٹے باؤڈ کے جھگ سے نکالے۔ اور پھر میں قرآن اور اشر کے نام سننے کے ذریعہ اپنا اور مجھے والوں کا علاج کریں۔

آج کا مسلمان کامل اور مست ہو گیا ہے۔ فی دی اور کمال ہو گیا اور گندے رسالے پڑھ کر جب معیشت آتی ہے تو وہ سب سنا یا جھوٹا خدا یاد آیا۔ پھر کسان کو کسی پاؤں کے پتوں یا غیر مسلموں سے جھگڑ چکے کہ وہ ایسا مسلمان تو نہیں بلکہ گریبا ہے۔ کہ وہ دوسروں میں بھی ملے سے نہیں ڈرتے۔

میرے اپنے خیال سے تو وہ حرام باتیں مسلمان کو بتا رہے ہیں۔ جو ہر وقت چاہے میری ہو۔ نظر نہ ہو۔ فرضی راہ ہو۔ تو کسی مسئلے سے پریشان ہو۔ اور اذیت ہو۔ اور دُعا ہو۔ اور آسان ہی قرآن کی آیات اور اشر کے نام سے علاج ہونے لگے ہیں۔ اگر وہ عمل کریں تو کیا نہیں ہو۔

یہیں حکم عمل پریم، حروف و فہم عام۔  
جہان کی کالی دنیا میں ہر رنگی شے میں

میں قرآن الہامی سال سے اس طمانی دنیا کا قاری ہوں۔ میں شریعت تو بہت آتی ہیں اور آتی رہی ہیں۔ لیکن طمانی دنیا سے کچھ باتوں پر عمل پیرا ہونے سے اشر پاک نے نقصان سے بچا ہے۔ اور اشر کے ہر ایک دن میری تمام تعلیمیں دودھ بھجائیں گی۔ انسانی شریعت میں دوسری مداخلت کر رہا ہوں کہ آپ نے جو ہی حلال کے اجازت میں علم الحروف سے متعلق ہر نظر کر کے کہ آیات الہامی نام کتاب اور یہ لکھا ہے کہ آل عمران کی آیات ہے لیکن میں نے دو وقت پوری آلہا کے سچے دیکھ لئے۔ لیکن یہ آیت نظر نہیں آتی۔ لہذا میرے ہر زانی آیت لکھتے وقت آیت خیر خود دیکھا ہی۔

میں اس وقت پریشانی میں نہیں ہوتا تو کہ اگر دیکھتا ہوں ہنگام کے فوری لوگوں کو تقسیم کرتا۔ انسانی شریعت پریشانی کے دن زیادہ نہیں رہا۔

مسلمان دنیا کے لئے آپ کے جو ہدایت ہیں۔ ہر اس کی توجہ ہے۔  
**حوالہ** میں اور اپنے ہر روز کا ہے یہ دعا کرتے ہیں کہ **اللہم**

کو قبولیت کے ساتھ ساتھ اقرار بھی مطلق کرتے اور اسی رسالے کو

تجلی میں قبول فرماتے۔ آمین۔  
اس شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

اپنے بڑے شہید خاندان میں طمانی دنیا کو کیا کہہ سکتا ہوں؟ ایک حق ہے جو ان کی طرح رہ سکتا ہے۔ یہ کہنگ اندھیوں کا مطلق کر کے اشری فائدہ دیکھیں کہ اشری فائدہ اس چراغ کی روشنی کو گھر گھر پہنچا دے اور اس کو ان کی شکست دے کہ انہی میں اور طوفانوں کا مقابلہ کر سکیں۔ اگر اشر کے اندر اشر گزشتہ دن کی تو فہم گزشتہ دن کی کے سامنے سے ہم اشر کے دیں کہ شہاد میں جہان کو دکھائیں گے اور اسی چراغ کے ذریعہ دین کی روشنی کا دروازہ شریعت کے گھروں میں بھجوانے کی کوشش کریں گے۔ انسانی بات خیر ہم لکھتے ہیں۔ لیکن کبھی کبھی عقلی میں لکھا ہوا ملنے لگا۔ بعد کتب آیت سورہ آل عمران میں یہ ہے کہ نہ ملے ملے کر رہا۔ اور کوئی حدیث ہمارے لائق ہو تو لکھیں۔

**بے روزگاری سے پریشانی**

سوال از محمد علی۔

میں زیادہ تر سے بے روزگاری کا شکار ہوں۔ اور بہت پریشان ہوں کہ کئی کئی کاروبار کرتا ہوں تو سوائے نقصان کے کچھ نہیں ملتا۔ اور ہر وقت کہتا ہوں تو بھی ایسا ہوتا ہے کہ میری کسی فہم اور غیر کسی دوسرے کا جھوٹ جھوٹ جاتا ہے۔ حالانکہ میں بہت ایماندار ہی کے کاروبار پر ہوا ہوں کہ کتاویں۔ تو بھی کام سے جھٹکا رہتا ہوں۔ اور غیر ملکی تاجر کی کوئی دشمن لگ جاتے ہیں۔ اس لئے میں زیادہ تر سے پریشان ہوں۔ آپ ہر رات قرآن و فہم میں مل جائیں۔

ابا اہل بیت سے جو کوئی اچھا روزگار ملے۔  
آپ کا ہر سال میرے ایک ترید کے بڑا فائدہ ہے۔ بڑھ کر شریعت کی

تجلی میں قبول فرماتے۔ آمین۔  
اس شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

**حوالہ** میں اور اپنے ہر روز کا ہے یہ دعا کرتے ہیں کہ **اللہم**

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔

بڑھ کر شریعت کی کلی فہم گزشتہ دن کے واسطوں سے بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بہت تو بھروسہ وقت ہے۔ لیکن کفر و شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ چڑھوں اور مستیوں کے دروازوں کے قطرے کا کرنا اور اسی پرانے شکن باتوں پر عمل کر کے مسلمان خود غلامت و گمراہی کے اندر مبتلا ہو رہے ہیں۔ اور اپنا فہم خراب کر رہے ہیں۔























جس کوئی کہتا ہے کہ اس دنیا میں کیا ہے اس نے بھی اپنی پہچان کو اپنی رکھنے کی  
 ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اس نے اندھیروں کے تہ سے اُبلے اُبلے کھائے ہیں۔  
 کائناتوں کے بدلے میں بھول بیٹھ گئے ہیں۔ غفلت کے جواب میں غفلت کی ہے۔  
 اور وحشت و بے ہوشی کے بدلے میں خلوص و محبت کے تحفے اس نے کھائے ہیں۔  
 ہم ظالم دنیا کی بے ہوشی کی آفت ہیں۔ جس نے غفلت کے جواب میں غفلت کی۔  
 اور گناہوں کے جواب میں دنیا کی آفتیں ہیں۔ ہمیں اپنے بے ہوشی کے خطرے میں بھلا کر  
 راستہ اختیار نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ ہماری کھانا وہی چلے جائے جو  
 محض اشرافیہ پرستوں کی تھی۔ اگر ہم راستہ بدل سکتے ہیں تو ہمیں کھانا پانی نہیں  
 ملے گا۔ بلکہ ہمارے لئے اور دوسری انجمنیں پیدا ہوں گی۔ اور پیدا ہو رہی  
 ہیں۔ افسوس کہ اشرافیہ پرستوں پر دودھ مارنے کے دودھ گڑے ہیں۔  
 ایک دور بے بسی کا دور تھا۔ اس وقت آپ نے دعا کے ذریعہ دونوں پر فتح  
 حاصل کی۔ اور ایک دور اختیارا۔ اور فتح میں سما دور تھا۔ اس وقت  
 آپ نے انتقام کے بجائے محبت اور بھائی چارے کے ذریعہ انسانوں کے غلوب  
 پر اپنی انسانیت اور عظمت کے پرچم اُڑائے۔  
 آپ کو یاد ہو گا کہ فتح منکر کے موافق ہر جہاں آپ نے اس بات کا اعلان کیا  
 تھا کہ آج کے دن کسی کی گرفت نہیں ہوگی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ  
 عورتوں کو کھلی سنانی ہے۔ بچوں پر ہاتھ نہیں گھٹے گا۔ بڑھوں کے ساتھ  
 دست و داری نہیں ہوگی۔ بھائی گئے والوں کا بھائی نہیں کیا جائے گا۔ ہاں  
 یہ بھی اعلان کیا تھا کہ جو ہمارے دشمن سفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔ ہم اس  
 کو بھی نظر انداز کر دیں گے۔  
 یہ عجیب انسانیت اور خوش سیاست کا وہ اعلیٰ نمونہ تھا جو دنیا کی  
 تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے۔ آج اسی بے ہوشی کی آفت کا یہ حال ہے کہ وہ  
 حکمت الہی اور خداوندی سے نفرت ہے۔ نیار ہو کر زندگی گزار رہی۔ اور اس  
 بات پر بھی شاک نظر آتی ہے کہ رحمت خداوندی اس سے روٹی کیوں ہے۔  
 بال بھلا کرے نے ابھی چند دن قبل یہ اعلان کیا تھا کہ باہری بھوک  
 جگر سے سورتی پشال جائیں۔ اگر وہاں باہری بھوک نہیں بنے گی تو پھر دنیا  
 ظم سدر بھی نہیں بننا چاہیے۔ یہ اعلان ممکن ہے کہ صرف سیاسی ہو لیکن  
 اس اعلان کا اگر اندازہ سیاست بھی مسلمانوں کی طرف سے غیر مقدم ہوتا  
 تو اس میں کیا حاشہ تھی۔ گردن مروڑ کر بیٹھ جانے سے کام لیا جاتا ہے  
 سلیس۔ اگر دشمن کوئی چال میں رہا ہے تو ہمیں بھی چالیں ملنے کا اختیار  
 ہے۔ اپنی نیت کبھی نہیں بدلتی چاہیے۔ لیکن اس میدان کا دارا نہیں اگر  
 کوئی کھلاڑی اپنی رکشیں بدلے اور اس میں کوئی مصلحت دینی نظر ہو  
 تو اس میں حرج کیا ہے۔  
 بال بھلا کرے، منور ہوش اور ایٹھالی جیسے لوگ جس کام کے لئے

پیدا ہوئے ہیں۔ وہ دنیا کا کام کر رہے ہیں۔ ان کا کام غفلت بھلا کر ہے۔  
 وہ بھی اگر اندھا ہے تو دنیا میں نہیں نکھر سکتے تو اس دنیا میں اندھا  
 کون بھلائے گا۔ لیکن اگر ہم بھی اسی روش پر چلے گئے جو ہمارے دشمن  
 کی روش ہے۔ اگر ہم نے بھی دھنست و بے ہوشی کے راستوں کو اپنا لیا اور  
 ظلم و طغیان کی تاریکیوں کو اُچھالنے کے طور پر اپنے اختیار کر لے تو پھر حق  
 کی فتح کون دشمن کرے گا۔ اور جہاد حقیت کی تو کھانا کون کھلا  
 بلا مشہور و غائب ہمارے بے بسی بھلا ہے۔ اور اس فعل کے نتائج  
 ہی نشہ رہہ سکتے ہیں۔ لیکن کسی کا ذکر مسلمان ہونے کی دعا دینا اور کسی  
 ظالم کو ہلاک کی دعا دینا کوئی جرم نہیں ہے۔ اور نہ اس میں اپنی شکست  
 ہے۔ اگر بال بھلا کرے جیسے لوگ مسلمان ہو جائیں تو اس میں ہر جہاں  
 نقصان نہیں فاقہ ہے۔  
 جتنی بے حرمتی ہوئی ہے۔ کھانا پانی اور حقیت کی طرف سے غفلت و بے ہوشی  
 ہو گیا تو مسلمانوں کے نزدیک وہ بھی قابل احترام تھا۔  
 باہری بھوک کی شہادت مسلمانوں کو دینی طور پر غفلت افغانی پڑی  
 تھی۔ یہ حقیت مسلمانوں کو اس وقت بھی اُٹھانی پڑی تھی جب میدان کرنا  
 میں افسوس کہ اشرافیہ پرستوں کے پیارے ذرا سے اور مٹی اور قاطر کے  
 لاڑ گے کو قتل کیا گیا تھا۔ اور ان کے بھائیوں کی لاشیں بھائی گئی تھیں  
 لیکن دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی مظلومیت پر جتنے گھٹاؤں  
 گئے ہیں۔ اگر ان کو فتح کر لیا جاتا تو کئی سترہ سو سال آسمانوں سے برکت  
 پہنچتے۔ اور ہر پرستی لخت ہری اور ہری رہی ہے۔ وہ بھی مثال  
 ہے۔ جو وقت اور جگہ کا بے ہوشی اور اس کے فائدان کے حق میں آتی  
 کون صاحب نظر اس کا انکار کر سکتا ہے۔  
 باہری بھوک جو غفلت خدا کا گھر تھا۔ اس کی شہادت کے بعد  
 مسلمانوں کو اس ملک میں جو عزت ملنا پڑی ہے۔ کون صاحب نظر اس کا  
 انکار کر سکتا ہے۔ آج ہر باہری مسلمانوں کو کھانے کی کوشش کر رہی ہے۔  
 کیا معلوم خدا تعالیٰ نے اپنا گھر اس لئے بڑھا لیا ہو کہ اس کے بعد اس ملک  
 کے فرد پرستوں کو امداد ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی اہمیت و حقیت کو  
 ہے۔  
 لڑکھات بات تو یہ ہے کہ ہندو نے تو مسلمان کی قدر و قیمت کا اندازہ  
 لگا لیا۔ اسی لئے اس کے تہہ پہلے گئے۔ لیکن خود مسلمانوں کو اپنی قدر و قیمت  
 کا آج بھی کچھ اندازہ نہیں ہے جس وقت تک اسے سطور کہ رہا ہوں۔ اس  
 وقت ہر پارٹی اپنے کچھ اصول لے کر رہی ہے۔ اور آئے والے انکسین  
 میں اپنا حق طلب کرنے کے لئے ہر گرام سیٹ کر رہی ہے۔ لیکن مسلمانوں  
 نے آج تک کوئی پالیسی قرب کی اور نہ ہی اپنا لوہا منانے کیلئے کسی

ایک جھوٹے کے بچے کو بھونے کی ترکیب سوچا۔ ہر کھانے سے خود کو کراہتا  
 ایک مقام پر آیا۔ خدا کرے کہ ہندو نے خود کو کراہتی پامانی بنائی۔ کسانوں نے اپنی  
 وصول کر کے کیلے اپنا راستہ الگ بن لیا۔ ایک لے دوپے مسلمان ہی اپنے  
 ہیں کہ جو کسی کو کھانا کھاتے ہو۔ اور کوئی اصول پیچیدہ ہو گا کہ ان کا  
 فیصد دھنست افشار کا ستارہ ہوں گے۔ اور ہر بھوک اس مقام سے محروم ہو جائے  
 جس کے ہر منہ خدا ہی نہیں بلکہ دھرت بھی ہیں۔  
 جبکہ ہم دوسروں کو دشمن دہنے رہیں گے اور اپنے احوال پر نظر  
 ڈالیں گے۔ تو غریب خداوندی بھی ہم سے روٹھ جائے گی۔ اس  
 لئے کہ اس قوم کی تائید میں بدلتا جو قوم خود اپنی فاکٹ بدلنے کے لئے  
 یہ فرزند ہو۔  
 میں ہر پرستوں کا کہہ رہی ہوں کہ میں صرف اپنے دنیاوی نقصانات کو نہیں  
 دیکھتا ہوں۔ دنیا اور اس کی نعمتیں سب آپ کی چالی ہیں۔ میں نہیں  
 پروا میں اس مقام کی اسحاق اور ترقی کو نہیں نظر دیکھتا چاہئے اگر چاہئے  
 تو کوئی دہائی جہاد و مذاکرے سے بدانت باطلے تو یہ ہماری ناکامی  
 ہیں۔ کیا یہ ہے۔  
 آپ نے ہندوستان کو دارالحرب بنایا ہے۔ حالانکہ دارالحرب اس خطے  
 کو کہیں میں جہاد و شہادت پر تیار ہندی مانتا ہو۔ چارے ملک میں  
 ان لوگوں پر ہندی ہے۔ اور ہندوستان پر۔ اور خلیج و کان پر۔ اس  
 ملک کو دارالحرب بنائے کہہ سکتے ہیں۔ اور آپ کو یہ بات بھی دین میں سمجھی  
 پائیے کہ ہندوستان کو دارالحرب بنان کر آپ اپنی زمینداروں میں امتداد  
 کر رہے ہیں۔ دارالحرب کا قانون ہے کہ یا تو آپ قتال کریں اور آپ  
 اس کے اہل نہیں ہیں۔ تو پھر یہاں سے ہجرت کریں۔ قتال کریں  
 دھرت کر رہی تو یہ بات تو سلام کو پسند نہیں ہے۔  
 ہندو افغان ہے کہ اس دارالحرب کو دارالحرب اسلام بنانے کے بعد ہند  
 کوں اور ہندو جہاد سیاست کے راستوں سے نہیں۔ بلکہ محبت اور  
 انسانیت کے راستوں سے پہنچنا چاہیے۔ اور یہ ملک کا دارالحرب اسلام اس وقت  
 ہی بن سکتا ہے جبکہ یہاں کا رہنے والا ہندو یا تو دعوت اسلام کے ذریعہ  
 مسلمان بنے یا ہجرت کر کے دنیا کی تاثیرات سے۔  
 ہندو مسلمان پہنچائے گی تو باہری بھوک کی تعمیر بھی انشا اللہ سہل  
 ہو جائے گی۔ اور ہر طرف اسلام کا بول بالا ہو گا۔  
 اسے غم نہ ہو جائے! ہمارا اور آپ کا دودھ دودھ مشترک ہے۔ اس کا  
 طعم ہمیں کدہ کچھ تھے دودھ اور پیدا کر لیں۔ بلکہ طعم ہے کہ ہم چکن  
 گیس کے ذریعہ ان بھوکوں سے بھانت پلنے کی کوشش کریں ہر درجہ  
 اعلیٰ ہو جائے۔ تو دنیا کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس ملک میں غریب

اور جتنی اس دور محبت و ہمدردی کا شہادت اس دور کو ملے اور صرف  
 ہر ملک کے کتاب و کتابوں سے کام نہیں لے سکتے۔ کتاب محبت ہے۔ دعا  
 اور دعا اگر کوئی کوئی تو اس کی روش پر ہمارے ذہن کی تعلیمات  
 کی بھی کتابی ہوگی۔ اور ان مقامات کا قلع قمع ہو گا جو ہمارے جان و مال  
 کے لئے دھم ہے۔ ہندو نے ہندوستان پر اب بھی اگر اس کے سیرکات کو  
 آتی تو پھر اس شہر پر اپنے ظلم کو روکنا ہوتا۔  
 ہندو نے کھانے کی دیکھیں گے۔  
 ہندو نے کھانے کو دیکھیں گے۔  
 دارالعلوم دیوبند کا بانی کون؟  
 سوال: اعلیٰ احمد۔  
 جواب: فوری آواز میں یہ جو محبت میں رہنے کے لئے دارالعلوم دیوبند کا بانی  
 کون تھا۔ مولانا قاسم نانوتوی پامانی ماہر تھے۔  
 اس موضوع پر دونوں طرح کے مضامین چھپ رہے ہیں۔ آپ کی  
 تقریرات سے گورے ہوئے۔  
 ہمارے ہر مائی اس بارے میں اپنی فہم سے آگاہ کریں۔ اور  
 ہماری رہنمائی کریں۔ کہیں کہیں اس پر بحث کا شائبہ ہو۔ اور حقیقت  
 کا کوئی نشہ نہیں ہو پاتا۔ جواب کا انتظار ہے۔  
**جواب:** دیوبند میں اس طرح کے لوگ بکثرت پائے جاتے ہیں۔  
 ہیں لوگوں کی بات ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے بانی مولانا قاسم نانوتوی  
 تھے۔ ان کی تہذیب بھی کافی ہے۔ اور ان کی بات ہے کہ دارالعلوم  
 دیوبند کے بانی ملک تھا۔ جس نے ان کی تہذیب بھی اپنی تہذیب ہے ایک  
 ہی ادارے کے بانی ایک ہی وقت تک ہر گز نہ ہو سکتے۔ اور  
 اتنے بڑے ادارے کو ہر گز نہ ہو سکتا۔ جس نے ان کی تہذیب بھی اپنی تہذیب ہے ایک  
 کھانے کا تہذیب یا ہندو کے تہذیب سے نہیں کر سکتے۔  
 بات حال میں ہے کہ عالمی ماہرین نے اپنے رفاہ اور مستعدی  
 کے ساتھ جس مکتب کی بنیاد رکھی تھی۔ وہ ایک محدود تعداد کا مکتب تھا۔  
 اور اس کا نام مدرسہ عربیہ فارسی اور فارسی تھا۔ اس مکتب میں قرآن عظیم  
 کی تعلیم ہوتی تھی۔ اور مولوی درجے کی فاضل اور عربی بھی پڑھائی جاتی تھی۔  
 نیز عربی کی بھی ابتدائی کتابوں کے ذریعہ اس کا احاطہ تھا۔ یہ مدرسہ پھر  
 سکھوں انار کے وقت کے ذریعہ نابھہ ہوا تھا۔  
 دارالعلوم دیوبند کے مکتب کی بنیاد ان کے وقت کے تھی۔  
 اس مدرسے کی سرپرستی اہل علم و فضلہ مسلمانوں کی تھی۔



کو عزت کے دن چھٹے کی سمجھ میں ایک انارکے درخت کے نیچے مل گیا۔

مردود و دارالمعلوم سے ہے چہ چلتا ہے کہا ہندوئی استاد اور شاگردوں  
 امام محمود تھا اور یہی شاگرد محمود آگئے ہیں کہ محمود الحسن شیخ الہند کے  
 شاگرد و معروض ہوئے۔

خامی غالب حسین بلاشبہ ایک خوش فہمیدہ سہلے بزرگ تھے۔ ان  
ان نوجوانوں سے زیادہ تھا۔ اور اسی ذہنی اور فکری توسیع کی بنیاد  
پوری حضرات انہیں اپنے مسلک کا آدمی سمجھتے تھے۔ حالانکہ وہ قطعاً  
نہ تھے۔ اور وہ ہندی مسلک ہی ان کا اور ٹھکانا سمجھنا تھا۔ لیکن  
یہ وہاں احتیاط اس درجے کی نہیں تھی جس درجے کی احتیاط اس  
وقت سنت و بدعت کے بارے میں مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا  
ناؤغیرہ کیا کرتے تھے۔

میں دور کی برکات ہے اُس دور میں دیوبند کے باشندے بھی ایک ذہن نشین رکھتے تھے۔ ایک حدود درجہ محتاط اور ایک چمکدار طرقت دانہ جو لوگ اپنے اندر چمک رکھتے تھے۔ اور کسی باوجود سر کے بغیر فاقاں ڈول ہوئے گئے تھے۔ ان کا وہ فاقاں حضرت مابہ حسین کی طرف دل کھائی عابد حسین کے یہاں وہ تمام باتیں کسی نہ کسی درجے ہوئے جو بریلوی حضرات کا طرز و امتیاز ہیں۔ اُن کے یہاں میلاد شریف سے بھی تھے۔ اور شب بزمائے کے طوے بھی۔ اس کے علاوہ وہ تھے کہ بھی قائل تھے کہ دور و شریف بڑھنے سے انطور ملال کا شعلہ ماضی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تذکرۃ العابدین میں حاجی عابد حسین کا تذکرہ کرتے ہوئے اور ان کی کرامات پر حاشیہ چڑھاتے ہوئے یہ فرمایا گیا ہے کہ۔

حضرت غازیہ حبیبہؓ کی صفیت معصومی اس قدر بڑھ چکی تھی کہ  
 درود و شریف پڑھتے ہی آنکھوں میں اشک جاری ہو جاتا تھا۔

اس کے علاوہ اور دوسرے امور میں بھی حاجی مابہ حسین کے  
 راج بھی تھا۔ اور بھی۔ اس لئے عوام کا ایک طبقہ ان کی بطون  
 ان کو رکھتا تھا۔ اور وہ لوگوں کو سرپرست بھی کیا کرتے تھے۔ دوسری  
 لانا قاسم کا نو قوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی جیسے اسکا برہنہ  
 رہا۔ ان مقام پر بہت ہی خشک تھا۔ ان کی احتیاط سے عوام پریشان  
 نہیں ہوئے۔ کہ یہ نہ ملے کے قابل تھے۔ یہ کھجور ہے۔ اور پھل کی  
 اللہ کے لئے اس رطب الشان بہا کرتے تھے۔ مولانا رشید احمد  
 مولانا شمس الدین صاحب مولانا رشید احمد کے لئے بہا کرتے تھے۔

کسی بھی چیز کے قواعد سے۔ ان کا منکر ہونا ایک اعتبار سے لازم  
کا باعث تھا۔ کیوں کہ یار لوگ دینی اسلام کے اندر بھی متنوع قسم کی  
تلاش کیا کرتے تھے۔ خواہیں ان لوگوں کے علمی و سرخوشان پر نظر آجائے  
آیا کرتی تھیں۔ اس طرح اُس دور میں فکر قیام اور فکر قیام کے اعتبار  
کی بنیاد پر ہی بحیرہ اختلاف اس دور کا کئی قیام تھا۔ جو کئی قیاموں  
میں سے مستغنی ہو گئے اور اس کے بعد وہ جتنا کہ وہ کتب و احادیث  
اور ایک شاگرد سے شروع ہوا تھا۔ دارالعلوم دیوبند میں تبدیل ہو گیا۔  
اگرچہ کہا جائے کہ کتب و جہد کے بانی مالکی قیام تھا۔ اور دارالعلوم  
دیوبند کے بانی ملا قاسم نانوتوی تھے تو شاید غلط نہیں ہو گا کہ اس قیام  
ہات تو یہ ہے کہ ایک طبقہ صرف قیامی قیام میں کوئی ناسا ہے۔ اور وہ  
ایک طرف ملا قاسم نانوتوی کو بانی تصور کرتا ہے۔ دونوں طرف ایک  
صرف کا ناجائز استعمال دن رہا ہے۔ یہاں ہے۔ جو غلط فہمی ہے۔  
اور یہ بات بھی رد و رد و حسن کی طرح عیاں ہوا ہے کہ خوش عقیدہ لوگ  
جو دین اسلام میں قیام اور غلطی کے قائل ہیں۔ وہ آج بھی حاجی  
قائد حسین کو بانی ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا تو درکار ہے۔ دیکھ  
کیوں کہ حاجی قیامی قیام میں کوئی ناسا ہے۔ یہ بات بھی طبی طور  
پر ثابت ہو جاتی ہے۔ کہ دارالعلوم دیوبند خوش عقیدہ لوگوں نے قائم  
کیا تھا۔ جس پر ہر دور قیامی قیام غلط عقیدہ لوگ قیام ہو گئے۔ اگرچہ  
قیامی قیام میں ہی کو دارالعلوم دیوبند کا بانی تسلیم کر لیں تو پھر بھی یہ  
تسلیم کر لینا چاہیے کہ دارالعلوم دیوبند خوش عقیدہ لوگوں کی جائز تھا۔ یہ ترک  
تھا ان حضرات کا جو دین و مذہب میں مالکیت کے قائل تھے۔ لیکن  
بعد میں اس جائز پر ہر دور مشرک و سناں قیاموں کا قبضہ ہو گیا۔ اور ظاہر  
ہے کہ کسی کی جائز پر قبضہ شرعاً حرام ہے۔

ہر مہذب تاسیخ دار العلوم کا گہری نظر سے مطالعہ کرتے ہیں تو اس بات کا اعتراف بخوبی کیا جاتا ہے کہ حضرت علامہ حسین نے اپنے قلم سے کبھی خود کو دارالعلوم کا بانی نہیں بنایا بلکہ الٹا خود وہ ایک سید سے سادے بزرگ تھے۔ وہ عبادت و ریاضت میں اپنے پیروکاروں میں سب سے زیادہ فائق تھے۔ ان کے علوم و الہیہ میں مشہر کرنا سورتی ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ انہوں نے زندگی میں ایک بار بھی اس اختلاف میں نہ لپکی نہیں لی جو آہستہ آہستہ زندگی کے اندر اپنی جڑیں پھیلا رہا تھا۔ لیکن یہاں بھی وہی ہوا جو ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ اور ہمیشہ ہوتا رہے گا۔ مگر یہاں باصفائے عالمی علامہ حسین کے سر پر ازاد و بغض و عناد وہ پورا باندھنے کی کوشش کی جس پر اسے کوہ اپنے لئے پسند نہیں کرتے تھے بغض و عناد کا لفظ ہم اس لئے استعمال کر رہے ہیں کہ اختلاف

اور اصل ساقی تاجہ بیگم اور مولانا قاسم خان کو قند کے درمیان ایسی جڑا کر لیں  
ان دونوں کے پہلے والوں کے درمیان ہوا اور بات جب حد تک پہنچے  
پڑھ گئی تو پھر طرح طرح کی ریشہ و دلائل ایک دوسرے کے خلاف شروع  
ہو گئے اور یہ سب کچھ ایک دوسرے کے غصے و عناد میں ہوا۔  
ملا رو بہن کی یادگار تحریروں کے مصنف تھے ہیں۔  
جبکہ خدا کی قدرت سے اب تک کو کوئی ایسا موقعہ نہیں ملا جس  
سے ان کی مطلب برآ کر دی ہوئی اسباب سوء اتفاق سے اکٹھے ہو  
جی ایسی مل گیا کہ ساقی محمد قاسم صاحب سابق انجمن مدرسہ  
کے سربراہ کے بعد مفتی محمد لطیف علی صاحب جعفر مدرسہ کے آئے۔  
انہوں نے وہ چار سالہ ریاست سرکشی ایسی عداوتوں کو جاری کیا جو  
جسرا و اطلاع اور تاب شعورہ کو روک دینی پڑی۔

حضرت مولانا رشید احمد قادریؒ سے ہر دست و پا کی بات علم و ادب کا گہرا اثر ہے۔

ان سے اور باہر بنوؤں نے عرض کیا کہ ان کو موقوف کرنے سے  
ممانعت نہ اندیشوں کو دور اندازی کا موقع ملے گا۔ کیوں کہ اکثر  
معاظین ان کے قریب میں اور خود ان کو بھی اپنی موقوفات  
راگ کھینچنے کے واسطے جوٹھا جولاٹے بھر کر لے جاتا اور فرمایا  
کہ یہ موقوف کر دینے جائیں۔ گو تمام عالم مخالف ہو جائے وہب  
تک مدد نہ کر سکتی۔ موقوفوں سے ہے اس کے ہم دستہ دار  
ہو کر کسی بے جا اور دوائی گوہر چھپا نہیں سکتے۔ پھر کہ عرض  
کیا گیا کہ قریب ہر جا ہوگی اس سے مدد کو ضرورت پہنچے  
۱۲ اندیشہ ہے۔ کیا عجیب ہے کہ مدد فریٹ جائے۔

اس خبر سے جب بائیں درویش دشمن کی طرح ثابت ہوئی ہیں ایک  
نیز کہ وہ اختلاف جس کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ اور جو مصلحت کے ہر دووں  
با ہوا تھا۔ مایہ حسن کے طریق پر چاہیگی وجہ سے عقلی سے باہر  
مایہ قابضیت کے گاہ پر جانے کے بعد عقلی حق و سچ کے ہر  
پورا ہی وقت سے اس میں ناخیاں شرمنا ہو گئیں۔ بولانا و شہاد  
گھر گئی کہ جب شکایات ملیں کر لی عقلی سے باہر آگئی ہے۔ اور عقلی حق  
واقعی کے حق میں حق خدائی کا عقل ثابت ہو رہے ہیں۔  
انہیں بڑی حیرت ہوئی۔ کیوں کہ وہ مدد و مدد کے سر پرست تھے  
سر پرست ہر قسم سے ان کے گہر پرست ہے۔ انہیں تعجب تھا کہ ہمارے  
انہی بیادوں پر انہوں نے خود ان کو ہر طرف کرنے کا شہور  
انہی کے عقیدے نے اور کچھ منافقین نے ملا جلا مشورہ دیا کہ ان کو  
لے کر سے اختلاف بیٹ پڑے گا۔ کیوں کہ عقل حق و سچ کا درجہ

[illegible][illegible][illegible]

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	31	32	33	34	35	36	37	38	39	40	41	42	43	44	45	46	47	48	49	50	51	52	53	54	55	56	57	58	59	60	61	62	63	64	65	66	67	68	69	70	71	72	73	74	75	76	77	78	79	80	81	82	83	84	85	86	87	88	89	90	91	92	93	94	95	96	97	98	99	100	101	102	103	104	105	106	107	108	109	110	111	112	113	114	115	116	117	118	119	120	121	122	123	124	125	126	127	128	129	130	131	132	133	134	135	136	137	138	139	140	141	142	143	144	145	146	147	148	149	150	151	152	153	154	155	156	157	158	159	160	161	162	163	164	165	166	167	168	169	170	171	172	173	174	175	176	177	178	179	180	181	182	183	184	185	186	187	188	189	190	191	192	193	194	195	196	197	198	199	200	201	202	203	204	205	206	207	208	209	210	211	212	213	214	215	216	217	218	219	220	221	222	223	224	225	226	227	228	229	230	231	232	233	234	235	236	237	238	239	240	241	242	243	244	245	246	247	248	249	250	251	252	253	254	255	256	257	258	259	260	261	262	263	264	265	266	267	268	269	270	271	272	273	274	275	276	277	278	279	280	281	282	283	284	285	286	287	288	289	290	291	292	293	294	295	296	297	298	299	300	301	302	303	304	305	306	307	308	309	310	311	312	313	314	315	316	317	318	319	320	321	322	323	324	325	326	327	328	329	330	331	332	333	334	335	336	337	338	339	340	341	342	343	344	345	346	347	348	349	350	351	352	353	354	355	356	357	358	359	360	361	362	363	364	365	366	367	368	369	370	371	372	373	374	375	376	377	378	379	380	381	382	383	384	385	386	387	388	389	390	391	392	393	394	395	396	397	398	399	400	401	402	403	404	405	406	407	408	409	410	411	412	413	414	415	416	417	418	419	420	421	422	423	424	425	426	427	428	429	430	431	432	433	434	435	436	437	438	439	440	441	442	443	444	445	446	447	448	449	450	451	452	453	454	455	456	457	458	459	460	461	462	463	464	465	466
---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----	-----







نام کے آگے فاقی لکھنے کے بجائے قابض لکھیں۔ اب قودہ مختار رکھیں۔ پھر دارالعلوم دیوبند کے فارغ آج بھی خود کو فاقی کہہ کر کیوں معلن ہوتے ہیں؟ حقیقات یہ ہیں کہ اگر ہم دارالعلوم دیوبند کا بیانی مولانا قاسم نانوتوی کو نہ مانیں۔ تو پھر ہمیں یہ بھی مان لینا چاہیے کہ ہمارے تمام اکابر برصغیر العبادۃ اللہ کذاب تھے۔ یا کم سے کم کذب مبین کو ہر قسم کی خوشی برداشت کرتے تھے۔

کھانا در حقیقت اہل دیوبند کا لگا یا ہوتا ہے جس کا کل ان کا سب  
لوگ کھا رہے ہیں۔

ابن عربی نے فرمایا کہ میں نے اپنے استاد سے سنا ہے کہ

۴۔ یہ رہا جانتے رہا ہے ہر پانی پر راسخ کہیں غفلت میں ہے یا غلط فہم  
یہ تو درست گردن - تاکہ قارئین کو فائدہ پہنچیں۔

1-117	1-118	1-119	1-120
1-121	1-122	1-123	1-124
1-125	1-126	1-127	1-128
1-129	1-130	1-131	1-132



















تھا تھا میں روز تک صبح سے شام تک کوئی اور دعا ایک جگہ پائی  
 ہر دم کے گھر کے سب دیواروں پر پائی تھیں۔ اور نہ تو گھر کے چاروں  
 سطوں کی طرف رخ کر کے اذان دیں۔ اسی آواز کے ساتھ کہ گھر میں ہر چہ  
 لوگ سن لیں۔ انشاء اللہ ان دنوں میں ہی کہہ سکتے ہیں کہ ان کے گھر میں ہر چہ  
 اگر اثرات رفیعہ ہوں تو پھر کسی عامل سے رجوع کریں۔ آپ اپنے حال  
 کی تلاش خود گھر کے ساتھ کر کے قواچے حاصل تک پہنچنے میں رہیں  
 لگے گی۔ ہر گھر پر ملائے گا ہے غرض اور بے لوث خدمت ملے کر خواہے  
 بھی ہیں لیکن تلاش کرنے کیلئے تھوڑی سی محنت و قربانیت کریں جب  
 تلاش کرنے سے خدا بھی مل جاتا ہے۔ قواچہ حاصل کریں نہیں مل سکتا

### تصور اور رحمت کے فرشتے

سوال از مسلم برذانی  
 آپ جو تصور میں ٹائٹل پر لکھتے ہیں۔ ان کے ناچا کر پڑھنے میں کوئی  
 شک نہیں۔ بہاری مسجد کے امام صاحب کا کہنا ہے کہ طلسماتی دنیا جس گھر  
 میں ہوگا اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے۔ کیونکہ جہاں تصویر  
 اور کتا ہوتا ہے۔ وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔  
 کیا ہمارے امام صاحب کی بات درست ہے۔  
 میرے بہرانی اس پر روشنی ڈالیں۔ اور اگر یہ بات درست ہو  
 تو تصور بدل کے سلسلے کو بند کریں۔

**جواب** تصور کی ممانعت کا ہمیں بھی علم ہے لیکن اس کی ممانعت کی  
 بنیادی وجہ کو یکسر نظر انداز کر کے تصور بھانا اور دلا کر نشانہ  
 اسلامی روکش نہیں ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ تصور خواہ کسی بھی طرح  
 کی ہو۔ اس کا گھر میں رکھنا یا جب میں رکھنا حرام ہے۔ اور جہاں تصور  
 ہوگا وہاں رحمت کے فرشتے ہرگز ہرگز داخل نہیں ہوں گے تو پھر بڑی مشکل  
 پیدا ہو جائے گی۔ اور کوئی جگہ ایسی نظر نہیں آئے گی جہاں سے رحمت کے  
 فرشتے کو روک نہ سکیں ہوں۔ حدیث ہے کہ بیت اللہ کے اندر بھی فرشتے  
 موجود ہیں رہیں گے۔ اور مسجد میں بھی رحمت کے فرشتوں کو تلاش  
 کرنے کے بعد بتا دیتی ہوگی۔ اس لئے کہ نمازیوں کی میوبوں میں اور  
 نمازیوں کی چوٹی میں خود ہے اور دیالی ہوتے ہیں۔ ان پر تصویریں  
 چھپی ہوتی ہیں۔ اور آپ نے ایسا کوئی نمازی یا حاجی نہیں دیکھا ہوگا جو  
 نماز اور طواف سے پہلے اپنی جیب کو خالی کر دے۔

ہر لڑکے اور بچے پر تصویریں ہوتی ہیں۔ اگر ہم یہ مان لیں گے کہ ہر  
 قسم کی تصویر کی موجودگی سے رحمت کے فرشتے بھاگ جاتے ہیں تو پھر بھی  
 مسلم کریم کے گھر کے مقدس نمبر ۱۰ مقامات بھی رحمت کے فرشتوں

سے اس وقت محروم ہیں  
 یہ بات یہ ہے کہ تصور میں اگر طوطی کی طرح سے من تصور پر کھڑی  
 فرمائی تھی۔ وہ تصور پر کھڑی ہونے کے شہادت پیدا کرنے والی تھی لیکن  
 فقہانے اسی کے خوش نظر ان تصور کو بھی ناجائز قرار دیا ہے۔ یہ توکل  
 ہوں اور کھالی توہوں کو برا ٹھیکہ کرنے والی ہوں۔  
 مذہب اسلام شامی کو قید کے اٹھانے کے لئے سمجھتا ہے۔  
 اور یہ فکر اس کا قانون یکساں ہے۔ جب سمجھ کر کھانے کے ملائے ان  
 شعائر سے ممانعت کی پابندی پڑا ہے۔ جو کہیں بھی تصویریں ہوں  
 کے علاوہ فقہاء کو کھلی آٹھانے کا کیا حق ہے۔

بیت اللہ اور مسجد نبوی میں ان کے گھر کے گھر سے قید ہیں۔ اور ان دنوں  
 کے پر گرام میں دی پر نظر کرنے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ قبا کے گھر  
 اور قبا پر تار شاہ کی تصویریں ہوتی ہیں۔ جس پر کسی کام اور تصور  
 کوئی اثر بھی نہیں ہے۔ تو پھر ہندوستان کے لوگ کیسے خوش ہیں۔  
 کہ انھیں ان آٹھانے سے نہیں رہتے۔ بات صرف یہ ہے کہ انھیں  
 کو احرامات کی عبادت پڑی ہوتی ہے۔ ان کی آستینوں میں ممانعت  
 رکھے والے ہی تصور پر کھڑے ہیں کہ عرش پر جاتے ہیں کہ انھوں نے  
 توحید و سنت اور ہرگز گماری کا حق ادا کر دیا۔

آج ضرور دیکھنا اس بات کی ہے کہ سولہ فرشتے کے کھڑے ہونے  
 کے وقت وہاں دسل کے وقت اور خواہشات کے تھوڑے سے ہزاروں گنا  
 کرے۔ ہزاروں گناؤں کو آستینوں میں لئے بھرے والے لوگ بھی چاہیں  
 پر آٹھانے ہیں۔ اور بے سوچے سمجھے احرامات کی بھگائی کرنے ہیں۔  
 تو تکلیف ہوتی ہے۔

طسمانی دنیا پر جو تصور پر جب رہی ہیں۔ وہ نظر نہ آتے ہوئے  
 کی نشاندہ ہیں۔ اور ان کی ممانعت میں ایک ٹکڑی بھی نہیں نظر ہے۔  
 بھی اگر کسی کو یہ بھی نہ لیں تو ٹائٹل پر کاقد چڑھا کر دستانے کی منبر سے  
 ناندہ آٹھانا چاہئے۔ لیکن علم و عمل سے بے نیایا ہونا حق کی تقدیر  
 میں گھما کر ہو تو وہ دیکھ بھی ہے۔ محروم ہی رہتے ہیں۔ اور جو لوگ تصور  
 پر اعتراض اور پامالوں کرتے ہیں۔ ان سے ہم متنبہ نہ کر رہے ہیں کہ  
 وہی کہ دفعہ دفعہ ہم ان تصور پر سے کہہ سکتے ہیں کہ یہی کوئی کو تصور  
 کی اشاعت میں بھی پسند نہیں۔

محنت کی بات ہے کہ آیت سلیمان خرابیوں پر ادنیٰ بھی توہم نہیں  
 دیں جن میں تک و بد صبر ہوتا ہے۔ اور جو ایمان و اسلام کے لئے  
 دیکھنا ہے۔ جھوٹ، خبیثت، جھٹ توشی، بے ہودہ گوئی، شہادت،  
 بد دینی، بد عورتی، شراب نوشی، بد کرداری، حسد، کینہ، ہمدردی،

سولہ فرشتوں کے ساتھ وہاں باپ کی نافرمانی، بیوی کی بے وفائی،  
 اور ان کے ہوں میں چھپنے لڑنے اور تک و بد صبر ہوتا ہے۔ اس میں  
 مذہب کے کسی کو احساس نہ ہو کہ اصلاح کی فکر اور جذبہ تخلیق۔ لیکن  
 چھپنے چھپنے میں ہلکی سی بڑی بڑی باتیں کرنا بھی کا ایک تمام ست  
 دیکھنا ہی گناہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا بھی باعث بن جاتا ہے۔  
 طلسماتی دنیا کا موش غریب سے دین کی تبلیغ میں مصروف ہے۔ اور  
 اس تصور کے دستانے سے اللہ کے بندوں کی مٹی اصلاح ہوتی ہے۔ ان  
 اصلاح پر تصور بدلنے کے دستانے نہ کر سکتے ہیں کہ ان دستانے کی پیروی  
 اللہ کے بندوں تک نہیں ہے۔ جو دنیا داری اور فحاشی کا شکار ہیں۔  
 جو لوگ پہلے ہی سے عبادت اللہ کے بند ہیں۔ ان کے دستانے کے خلاف تصور  
 ممانعت ان کی عقل کے لئے کافی ہیں۔ لیکن جو لوگ عریاں دستانے اور  
 فحاشی میں پڑھنے کے عادی ہو چکے ہیں۔ طلسماتی دنیا کے انھیں انھیں  
 متنبہ کرنے کیلئے دستانے کی قسم کی تصور پیش کریں۔ اور اس کا خاطر  
 جو پورا بند ہو۔ پھر بھی اگر ان تصور کو دروازہ اضافہ نہ ہوگا۔  
 عقول سے دیکھیں تو اس میں کوئی شکایت کی بات نہیں لیکن طلسماتی دنیا  
 کی ساری عقلانہ تحریک کو نظر انداز کر کے صرف تصور بدلنے کی ممانعت  
 کرنا بعض وقت کی علامت ہے۔ اور اس بات کی علامت ہے کہ  
 ممانعت میں بدخواہ ہے۔ اور امام مذکور کا یہ فرمانا کہ جس گھر میں ایسے  
 دستانے ہوتے ہیں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ حدیث رسول کی

تائید ہم کے مفہوم کو نہ سمجھنے کی علامت ہے۔  
 تصور میں اگر طوطی کو سلم نے اڑا دیا تو دنی کا پالنے کو منع فرمایا ہے۔  
 اور اگر ایسا ہے کہ جہاں کتا ہو تو رحمت کے فرشتے نہیں آتے لیکن  
 ایسے گھر کے ممانعت کے لئے فقہانے کتا پالنے کی اجازت دی ہے۔ اگر  
 فرشتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتے رحمت پر بنایا کرتے تو پھر فقہاء کی  
 بھی صورت میں کتا پالنے کی اجازت نہ دیتے۔  
 تصور میں اگر طوطی کو سلم کے کسی بھی فرمان کی گواہی نہیں دیتا  
 کسی بھی مسئلے میں آخری فیصلہ سارنا نہ دیتے دستانے کو حرم دیتا ہے۔  
 اور اس سے محنت کے لئے دور قاز سے کھلتے ہیں۔

اگر تصور میں رحمت کے فرشتے ہیں تو جہاں بھی ہوں گی رحمت کے  
 فرشتے وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔ تو ہم نے کتا پالنے کی ممانعت کے وقت  
 اور سب کے برائے انسان کی تصور میں ہونا چاہئیں۔ انھیں تلخ ہوشی  
 کے ہزاروں لاکھوں اللہ سے ڈرنے والے لوگ جب قاز پڑھتے ہیں  
 کی میوبوں میں قوت موجود ہوتے ہیں اور ان پر کتا پالنے کی اور فرشتوں  
 دیکھنا کہ تصور ہوتی ہیں۔ تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کسی کی بھی ممانعت نہیں

ہوتی۔ اور کسی مسجد میں بھی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں۔ انھیں  
 خیال سے اگر فرمان میں رحمت میں اللہ کی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں۔ انھیں  
 تاویل نہیں کریں گے تو یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ ان کے گھر میں  
 اور نہ ہی کار و مہم میں رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں۔ انھیں

### آئینی رکھ

سوال از شوکت فقیر  
 میرا ایک قریب کا دوست جو اوقات میں لایا ہیٹ کا شکار ہے۔  
 حال ہی احوال اس کی سال اور سولہ سال کا بہت خراب ہیں۔ ان کے  
 ایک قاتل سے اپنی شہریت کرانی تو نہ چاہئے کہ اس کو اخراج دیا جائے  
 ہے۔ میرے بہرانی اس ممانعت سے چھٹکارا پالنے کیلئے کوئی عمل یا کوئی دعا  
 یا کوئی نقش بہتر ہو سکے تو آپ دیں اس شخص کا جو بھی دیتے ہو گا۔  
 اور اگر وہی کا آپ کے ادارے کے نام پر۔

میرے بہرانی اس کا علاج جوانی خط میں ہی دیں۔ اور دستانے  
 میں بھی شائع کریں۔ تاکہ تاریکی کو بھی پہنچے کہ اثرات طلسمات عیبت  
 کسی طرح پریشان کرتے ہیں۔ اس شخص کا میرا کام گھڑا ہے۔ اور  
 مومن دعائیں میں درج کسی بات پر میں وہ شکر کا عادی ہیں۔ ہر گناہ  
 پر سبھی ممانعتیں اس شخص میں موجود ہیں۔ اس علاج کے سلسلے میں آپ  
 وہ شخص متک نہ جاتے۔ یا کوئی شرک کا کام نہ کر سکتے۔ اس لئے میں  
 بچہ میں بڑا بچوں۔  
 میرے بہرانی اس خط کا جواب ملتا تو بعد کا نہ فرماتے۔  
 آپ کے دوست کو رحمت کے فرشتے سے بہت زیادہ کدوا۔ ایسی اثرات  
 میں سولہ سال کی جوانی سے اس کا علاج بھی کرنا چاہئے تھا۔  
 جب شخصیں بچ ہو تو علاج آسان ہو جاتا ہے۔ لیکن جب شخص بڑا  
 اور مکمل بچہ سے علاج کیا جائے تو پھر بھی کو رحمت کے فرشتوں سے  
 ملتی ہے۔ اور علاج لفظ ہو رہا تو رحمت کے فرشتوں اور نہ جادو  
 کے اندر مل جاتا ہے۔  
 جہاں ممانعتی علامات کے نام پر ہزاروں گناہ جانتے و گناہی کو فساد  
 دے رہے ہیں۔ یا اللہ کے بندوں کا آؤنا سے میں مصروف ہیں۔  
 لا تعداد لوگ علامات کی کے لئے فساد و فحاشی کے برقرار ہیں۔  
 وہی اندر یہ ممانعت مناسب ہے۔ لیکن رحمت ملتی ہیں لگے ہوئے ہیں۔  
 ان سب کو نظر انداز کرنا یا ہر ایک عامل سے محتاط رہنا اور ممانعتی نہیں۔  
 صرف دیکھ ہے۔  
 اگر آپ یہ سمجھیں کہ کوئی عامل شرک اور گمراہی کی باتیں کر رہا ہے

تو آپ یہ سمجھیں کہ کوئی عامل شرک اور گمراہی کی باتیں کر رہا ہے







جس اور ہر وقت کے کچھ ایسے جو لوگ خالصتہً دھوکہ دینے کی سستیا  
ہوں اور لوٹ کھسوٹ دال دال باہمی پر عمل رہے ہوں تو ان کے خلاف آواز  
اٹھانا ان پر تنقید کرنا بھلا سمجھنا ہے۔ لیکن غریب گھنگڑوں پر کچھ  
خلاف اسلام کھانا اور تمام قاطعین کا مذاق اڑانا اور ان کو نو مہرہ سنت  
ساقی اٹھ اور ساتھ کھانا کھنا ایسی کئی باتیں بلکہ ایک ایسی بدی اور سرکشیاں ہیں  
کہ برا غرور اور شیطنت سے جڑا ہوا ہے۔

آپ کے خط کے جواب میں تاحی جیلے ہمارے قلم سے تلخ اور مستند قسم کے عمل لکھے گئے ہیں۔ جیلے صرف آپ کے لئے نہیں ہیں۔ لکھنا سب افراد کے لئے ہیں۔ جیواٹ اور ناخواندگی کا شکار ہو کر کجی اپنے سے زیادہ جلتے والوں اور لختے سے لڑکاؤں خدا سے ڈرنے والوں کے خلاف برائے رہتے ہیں۔ الفاظ کی تلخی اور مستند کی میں معافی چاہتا ہوں۔ لیکن میں پوری فتر داری کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اپنی فکر و سوچ پر بڑی ہوتی کرو جیواٹ کو سفاک کریں۔ اور بد آنکھوں سے عقائد کی کتا بوں کا مطالعہ نہ کریں۔ جس طرح کے تعویذوں کی اور گنگوڑی کی مخالفت کی گئی ہے۔ اُن سے اس تحریک علیائے کاجو ہمارے اکابر نے نہ شریعت کی ہے۔ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ وہ دو معانی علیائے میں سن کر یہ حکایت کی آئینہ نشانی ہو۔ نہ صرف یہ کہ وہ جانتے ہیں۔ بلکہ دین اسلام کی تبلیغ کا سب سے زیادہ مؤثر ذریعہ بن سکتے ہیں۔ اُن کے پیچھے اعلیٰ لیکر جاگنا فتر داری نہیں جیواٹ اور پانگل پن ہے۔

مولانا مدنی اور طلسماتی دنیا

سوال از نام و کتب

سوال از انعام ویتہ معلوم  
آپ کے رسالے میں مولانا اسعد علی صاحبی پر جو مضمون شائع  
ہوا ہے۔ وہ بالکل برہنہ اور یقینی ہے۔ آپ کا یہ اقدام نہایت قابل  
ستائش ہے۔ ایسے لوگوں کی آج کل سخت ضرورت ہے۔ جو انصاف اور  
اعتدال پرستی کا مظہر ہوں۔ ملٹ مافی اور لیبا پونی کرنے والے فوسہ اور  
کے پوتے جیسا دھوکے پوتے ہیں۔ کسی کی مخالفت یا رقابت کو طرح  
کی ہوتی ہے۔ ایک کشمیت عمارت دہشتی اور دوسری اس لیے کہ تاکہ کام  
کرنیوال میں ٹھٹھک سے کام انجام دے اور اپنے کام سے لوگوں میں بقار  
و حریت قائم کر سکے۔

اس سے قبل میں نے آپ کا قدمٹ میں کئی خطوط ارسال کیے۔  
 زود قلم ادا کیا۔

لیکن اچھا نیک انسان کے لئے اس سے گمراہی نہیں ہے۔ یہ معلوم جواب سے کیوں نہیں  
توانا تھا کہ ہر آدمی کو عقلی ہر توانا سے درگزر فرمائیں۔ اور جواب  
بہت جلد تحریر فرمائیں۔

آپ کا خط لکھ کر دیکھا بڑھنے کے لئے دلی مبارکباد خواہ۔ ایک صحت مند  
پاکستانی شہری سوٹ پہننے کو چاہئے۔ انہوں نے دیکھا کہ کچھ کرکٹ  
سٹورٹس سے خریدیں۔ یہاں تک کہ وہ گاہک۔

خوش کیا اچھا ہوتا کہ آپ اپنے رسالے کی بحث ۲۰ روپے کر دی  
دوسرا بارہ ہندو قوم ہے اور اس رسالے کا نام فلسفاتی کر دیا غلام  
رکھ دیں۔ اور اس کو کچھ منجم کر دیں۔ اور غلام کے ساتھ کوئی نئی تحریر  
لا لیں۔ کہ غلام اس کی بحث اور کرنے میں آسانی تمہیں زیادہ دیتا  
میں درخواستی نہ کرو۔

آج سے دو سال قبل ہم نے جو کہ مولانا اسد اللہ خان کے ہاں سے یہ **جواب** لکھا تھا وہ حقیقت کی عکاسی تھا یہ جس لوگ ہمارے قلم سے نکلا کی تعریف و تحمید سکر چلا گیا ہو گئے تھے لیکن ہم نے زندگی میں کبھی جوابات نہ کھتے وقت اس بات کی پروا نہ کی کہ یہ کمرٹھ سے والوں پر اس کے اثرات کیا مرتب ہوں گے اور چیروں پر بلوچان بکھر رہے ہوں یا سکون تھا ان دنوں مارے گئے۔

مولانا اسد مدنی نے دارالعلوم دیوبند کو اپنی تحویل میں لینے کے بعد دارالعلوم  
دیوبند کے نظام میں چار بار ملائے ہیں۔ انہوں نے حکیم الاسلام حضرت  
مولانا قاری محمد طیب صاحب کے بعد دارالعلوم کے وقار میں اضافہ کیا ہے۔  
اور اس کی عزت و عظمت کو بڑھا دیا ہے۔ کے ساتھ ساتھ ملازمین کو بھی  
خوش حال کیا ہے۔ انہوں نے خود ان نظام کو بھی مستحق نہیں  
ہونے دیا۔ جبکہ اس ادارہ العلوم میں ہر فکری طور پر حضرت قاری طیب صاحب  
سے فکری طور پر وابستہ ہے۔ وہاں آج تک کوئی مجلس شوریٰ تشکیل نہ  
دی جاسکی۔ کیا انہیں پورے ملک میں چند افراد بھی ایسے دستیاب نہ  
ہو سکتے جن پر دیکھ کر دستہ کر سکیں۔

ہو سکتے ہیں۔ ہر دھرم و رسم کو سب سے زیادہ اہم سمجھنا۔  
ہم نے اس موضوع پر دو سال پہلے طالب علمانِ عرب میں کچھ فرس کیا  
تھا۔ لیکن آج تک اس کی کوئی مشق نہ ہو سکی۔ آج تک بھی وہاں کوئی  
جلسہ قائم نہ ہو سکی۔ اور نہ ہی علماء اور علماء دین کے ساتھ انصاف  
ہو سکا۔ قمارٹ کو طرح سے لے کر کہیں زیادہ ضروری ہے کہ جو لوگ اس  
سے ملازم کی حیثیت سے وابستہ ہیں۔ ان کو بروقت تنخواہ دی جائے۔  
اور ان کی تنخواہوں میں مناسبت اضافہ بھی کئے جائیں۔ تاکہ ان کی  
خود داریاں کسی کے سامنے پامال نہ ہوں۔  
ہم نے کچھ اصولوں کی بنیاد پر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاضی ابوالکلام

میرے پاس تھی۔ اور لی انھوں نے اس کو دیکھا تو اس نے کہا کہ یہ ایک عجیب و غریب چیز ہے۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کو اپنے دل سے نکالتا ہوں۔

والی جو تم تک پہنچا کرے گا اس کی ہر بات کو سنو اور اس کی ہر بات کو عمل میں لانا شروع کر دو۔

[illegible][illegible]

میں نے یہی فیصلہ کر لیا ہے۔ اور میں اس فیصلے پر پوری طرح یقین رکھتا ہوں۔

تھا تو کچھ دھون تک سیرا دل جاتا تھا۔ لیکن پھر مد میں سیرا دل ہٹ گیا۔

اور جب تک کہ پڑھائی چھوڑ دے اور سب سے پہلے  
پہلے گزرتے۔ پھر پڑھائی تکلف جانا تھا اس وقت سے پہلے  
حفاظ پور کیا ہوں۔ اور اب پڑھائی چھوڑ کر بچھتا بھی رہا ہوں  
میں نے کبھی نہ کیا۔ اور اب بھی کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی کام بھی کرتا

ہوں اور کچھ لوگوں کا کہنا بھی ہے کہ میری ہوا نفس ہی کے دفتر

کرنے کیلئے قدم اٹھانا ہوں تو پتہ نہیں کہیں میرا دل بڑا  
 بڑھا گیا ہے۔ اس کے لئے ازراہِ کرم میرے لئے کچھ کیجئے۔

ہم نے اسے اور اب میرا دماغ اور وہاں کے لوگوں کی ہولناکیوں سے  
میں ایک مرتبہ سب کو متنبہ کر دیتا تھا لیکن اب میں اس  
بچوں کو بھول جاتا ہوں۔ کتنا بول کا واسطہ ہے کہ ان بچوں کو

ہوں۔ اور یہ مجھے بھول چکا تھا۔ اور وہ بوسہ ہی کرتا رہتا ہوں۔ اثناء پر ہاتھ لگا کر کہیں میری زبان سے حد تک گل گل جاتی ہے۔ اور یہ بوسہ اپنی جیت میں ہر ایک

وہ اب نیا بڑا کیا لکھو۔۔۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ اور میری  
رپوشی میں اندر نہ چلے بھی سکتا۔  
میرے واسطے مرنے والے آپ کوئی وظیفہ یا کوئی تدبیر

---

وہاں سے کہیں کوئی رشتہ دار نہ تھا جس سے اس کی مدد ہو سکتی ہو۔  
 گھر کے لوگوں نے اس کی حالت کو دیکھ کر بہت غصہ کیا۔

**جواب:** ۱۔ آپ کا سوال درود کا ہے جس کا جواب ہے کہ درود کا یہ کلام اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں پر بھی بھیجا ہے اور ان کے بعد بھی بھیجا ہے۔

کے اپنے مقام پر پہنچ جائیگا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی کہ وہ خود کو دیکھ رہا ہے۔  
تو اس کی ہمتیں اٹھ جاتی ہیں۔

اس کا اثر یہ ہے کہ اس کی کمال اور کمزوری میں اس کی زندگی بھر  
میں اس کی زندگی بھر اس کی زندگی بھر اس کی زندگی بھر اس کی زندگی بھر

وہ وقت تھا کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جو کہ ایک شخص کے پاس گیا تھا اور اس نے اس کے پاس سے ایک چیز لے لی تھی۔

چونکہ آپ نے دنیا کا زیادہ سے زیادہ وقت (شکر خدا کی طرف سے)

یہودیوں کے لئے ایک ایسا نام ہو جس سے ان کو اپنے گمراہی سے باز رکھا جاسکے۔

[illegible][illegible]

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑے بڑے آدمی کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا۔

وہ جس نے اسے دیکھا ہے اس نے کہا کہ اس نے اسے دیکھا ہے۔

اربعینہ

2. 12. 2019



قیمت 335 روپے

ورق ورق شدہ عملیات کی ایک قدیم و نایاب کتاب

# محرم مجرب عملیات

صفحات 228

ہر ضرورت کے عملیات و تعویذات بزرگوں کے روحانی تجربات

ڈاک خرچ  
بندہ خریدار

کتاب خانہ شارف اسلام

راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور۔ (پاکستان) فون 7351120

عملیات و طب کی مکمل تفصیلی فہرست کتاب کے ہمراہ روانہ ہوگی۔

عملیات اولیاء پر ہیز جمالی و جلالی، عشق الہی کے وظیفے، رسول مقبول ﷺ کی محبت اور زیارت کے اور اذ رسول کریم ﷺ کے اسماء گرامی کا ورد مبارک، ایمان کی مضبوطی، شوق عبادت، گناہوں کی معافی کے اعمال، قبولیت دعا، استخارہ، فالنامہ حضرت علیؓ و دیگر فالنامے رزق کی فراخی، تسخیر خلق، حل مشکلات، محبت کے عملیات، بغض، جدائی، تباہی اور دشمنی کا لانا، بندگی کے عملیات، اولاد حاصل کرنے، چور کی پہچان، قیدی کی رہائی، بیماری اور آسیب کے عملیات، تمام بیماریوں کے عملیات، دفع جن کے خصوصی عملیات، قرآنی سورتوں اور آیتوں کے عملیات، نظریہ دور کرنے کے عملیات، جادوؤں اور طلسم کا اثر زائل کرنے کے عملیات، جن بھوت دفع کرنے کے متفرق عملیات، حضرت غوث الاعظم، حضرت داتا گنج بخش، حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے عملیات (اس کتاب کے شروع کے 26 صفحات کم ہیں۔)

مولا نا احمد رضا اور فقیر دارالعلوم کے وقت مولا نا اسعد مدنی صاحب کی کھل کر مخالفت کی تھی لیکن بعد کے حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ مولا نا صاحب باوجود کئی کئی بار مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا احمد رضا اور فقیر دارالعلوم کے وقت مولا نا اسعد مدنی صاحب کی کھل کر مخالفت کی تھی لیکن بعد کے حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ مولا نا صاحب باوجود کئی کئی بار مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔

مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔ مولا نا صاحب کے خلاف ہونے کے باوجود مولا نا صاحب کے ساتھ ساتھ رہے۔